Regd. No. P/G.D.-3 … registered with the register of News Papers for India at No. R. N. 61/57 — Phone No. 35

جلد 31 - شمارہ 1 - مورخہ 7-1-82

سیرۃ النبی نمبر

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالتِ شان

کلام سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبر سے ہمیں — ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

مصطفیٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت — اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام — دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں — لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

موردِ قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کی ہم — جب سے عشق اس کا تہِ دل میں بٹھایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ — تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیرا میخانہ جو اک مرجعِ عالم دیکھا — خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے — تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا — نور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے

ہم ہوئے خیرِ امم تجھ سے ہی اے خیرِ رسلؐ — تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

Printed & Published By Malik Salahuddin M.A. at Fazliumar Printing Press Qadian Propriter Sadr Anjuman Ahmadiya Qadian.

ہفت روزہ بدر قادیان
سیرۃ النبی صلعم نمبر
بابت
۱۰ ربیع الاوّل ۱۴۰۲ھ
بمطابق
۷ رصلح ۱۳۶۱ ہش
۷ رجنوری ۱۹۸۲ء
جلد ۳۱ | شمارہ (۱)

شرح چندہ

سالانہ	۲۰ روپے
ششماہی	۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک	۵۲ روپے
فی پرچہ	۴۰ پیسے
خصوصی نمبر	ایک روپیہ

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۴ رصلح (جنوری) - حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ربوہ سے آنے والے بعض احباب کی زبانی یہ تشویشناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ :-

"حضور کو کھانسی اور ضعف کی تکلیف ہے"۔

احباب کرام پوری توجہ اور التزام سے دُعائیں جاری رکھیں کہ شافیٔ مطلق خدا اپنے فضل سے ہمارے محبوب اور پیارے آقا کو کامل و عاجل صحت و شفایابی سے نوازے اور ہر آن حضور پُر نور کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

● اب تک موصولہ زبانی اطلاعات کے مطابق ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کا مقدس سالانہ جلسہ مقررہ تاریخوں میں منعقد ہو کر بفضلہ تعالیٰ غایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرینِ جلسہ سے تینوں روز خطاب فرمایا۔ غیر مصدّقہ اطلاعات کے مطابق جلسہ میں حاضرین کی تعداد کم و بیش دو لاکھ تھی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اشاعتوں میں ہدیۂ قارئین کی جائے گی۔

قادیان ۴ رصلح (جنوری) - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و عزیز میاں کلیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ان دنوں ربوہ میں قیام فرما ہیں۔

● مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

الحمد للہ

اداریہ

محمّد ہی نام اور محمّد ہی کام!

عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

۱۲ ربیع الاوّل — ہجری قمری تقویم کا وہ مقدس اور مبارک ترین دن ہے جس نے آج سے ٹھیک ۱۴۰۱ سال قبل سرورِ کائنات و فخرِ موجودات حضرت فخر الانبیاء، سید ولدِ آدم صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے ذریعہ نوعِ انسانی کے لئے حقیقی فلاح و کامرانی اور دائمی نجات کی راہیں کھولیں۔ ہاں وہ برگزیدہ و محبوب ہستی جس نے بحیثیت معلّم اعظم دُنیا کو اخلاق و روحانیت اور شرافت و انسانیت کا بے نظیر درس دیا۔ جس کے قدوم میمنت لزوم سے صدیوں پر محیط کہنہ و دبیز ظلمتیں چھٹ گئیں۔ اور کائنات نور و ہدایت سے بقعۂ نور بن گئی۔ وہ بزرگ و برتر وجود جسے خدائے ذوالعرش نے اپنی جناب سے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ اور وَلَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ کے جلیل القدر اور ارفع ترین منصب و مقام پر فائز فرمایا — آج تمام عالمِ اسلام محبت، عقیدت اور فدائیت کے جذبات سے سرشار، جس مقدس و برگزیدہ ہستی کا یومِ میلاد منا رہا ہے اُس کا پیارا اور دل رُبا نام محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ جس کے معنی قابلِ تعریف، لائقِ ستائش اور مستحقِ مدح کے ہیں۔ یعنی وُہ پاکیزہ وجود جس کی تعریف ہر زمانہ اور ہر کون و مکان میں کی جائے مُحَمَّدٌ ہے۔ یہ نام بذاتِ خود ایسا مبارک ہے کہ اس کے ساتھ کسی بدی، بُرائی اور عیب کو منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ اہلِ عرب چونکہ اس مبارک نام کی اس خصوصیت سے بخوبی آگاہ تھے اس لئے مشرکینِ مکّہ بھی از راہِ بغض و عناد جب کبھی آپؐ کو طعن و تشنیع کرتے تو وہ لفظ محمّدؐ کی بجائے لفظ مُذَمَّم کا استعمال کرتے۔ اور بلاشک یہ اسمِ محمّد ہی کا کمال تھا جسے آپؐ کے اشد ترین دُشمن بھی بُرا بھلا کہنے کی کبھی جرأت نہیں کر سکے۔ انہی حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیف صرف اللّٰہ عنی شتم قریش ھم یشتمون مذمما و انا محمد ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے کس طرح مجھے قریش کی طعن و تشنیع سے بچا رکھا ہے۔ وہ مذمّم کو گالیاں دیتے ہیں اور مَیں تو محمّد ہُوں۔

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت پر آپؐ کا یہ پیارا اور مبارک نام تجویز کئے جانے میں یقیناً اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت کارفرما تھی کہ اس مقدّس نام ہی کی طرح آپؐ کے تمام کام بھی قابلِ تعریف ہوں گے۔ آپؐ کی پاکیزہ زندگی ایک کھُلی ہوئی کتاب کی طرح ہر دوست اور دُشمن کے سامنے کھلی پڑی ہے۔ اور یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ جہاں کہیں کورچشم اور کوتاہ اندیش دُشمنوں نے محض اپنی سیاہ باطنی اور للّٰہی بغض و عناد کی وجہ سے آپؐ کے بلند و پاکیزہ کردار کو ہدفِ تنقید بنایا ہے، وہیں بے لاگ مبصر آپ کی سیرتِ طیبہ اور مکارمِ اخلاق کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کرنے کے بعد آپؐ کی تعریف میں رطب اللّسان بھی ہوئے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ بحیثیت انسانِ کامل حضور نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں دولت و غربت، طاقت و کمزوری اور امن و جنگ کے وہ تمام ادوار آئے جو دُنیا کے کسی بھی انسان پر آتے اور آ سکتے ہیں۔ مگر انسانی زندگی کا کوئی ایک بھی گوشہ ایسا دِکھائی نہیں دیتا جس میں آپؐ نے ہمارے لئے بہترین اور قابلِ تقلید عملی نمونہ نہ چھوڑا ہو۔ اور نوعِ انسانی کی مکمّل راہ نمائی نہ فرمائی ہو۔ یہی وہ بلند اور بزرگ اخلاق تھے جن کا قریب ترین مطالعہ کرنے کے بعد آپؐ کی رفیقۂ حیات اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ مختصر مگر جامع گواہی دی کہ — "کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن" — یعنی آپؐ کی مبارک زندگی بلاشک اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ مکمّل، دائمی اور عالمگیر ضابطۂ حیات "قرآن کریم" کا پرتَو اور اس کی پاکیزہ تعلیمات کی بے مثال عملی تفسیر تھی۔ اور جس طرح قرآن حکیم کی تفسیر اس کے نہاں در نہاں علوم و معارف اور اسرار و رموز کی بدولت کبھی مکمل نہیں ہو سکتی۔ بعینہٖ حضور سرورِ کائنات و فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے مکارمِ اخلاق کا بیان بھی اپنی غیر محدود وسعت و گیرائی کے باعث کبھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ گزشتہ چودہ سو سال کے طویل عرصہ میں ہزاروں عشاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اپنی بساط کے مطابق آپؐ کی سیرتِ طیبہ کے بے شمار حسین گوشوں کو اُجاگر کرنے کی کوشش کی ہے مگر آج تک کوئی ایک بھی اس بحرِ ناپیدا کنار کی وسعتوں کو نہیں پا سکا۔ بالآخر ہر سیرت نگار کو یہ اعتراف کرنا پڑا کہ :- لایمکن الثناء کما کان حقّہٗ اس پیارے اور دِل رُبا نام کے حامل وجود کی کماحقّہٗ تعریف ممکن نہیں۔ کیا خوب فرمایا حضور سرورِ دوعالم صلے اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے عاشقِ صادق اور بُروزِ کامل سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام نے ؎

ہست او در روضۂ قدس و جلال　✲　و از خیالِ مادحاں بالاترے

کہ وہ پاکیزگی اور جلال کے گلستان میں متمکن ہے۔ اور تعریف کرنے والوں کے خیال سے بالاتر ہے۔

یوم میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مسعود و مبارک موقعہ پر بدر کی اس خصوصی اشاعت کا مقصد اُس بزرگ و برتر ہستی کی بارگاہ میں محبت و عقیدت کے چند پھُول نچھاور کرنا ہے جس کی حمد کے ترانے ملائکہ گاتے ہیں۔ جس کا تذکرہ دلوں میں ایمان کی حرارت پیدا کرتا ہے۔ جس کا نام محمّدؐ ہے، جس کے کام محمّدؐ ہیں۔ محمّد یعنی قابلِ تعریف۔ آئیے آج ہم اُسی محبوبِ یزدانی کی یاد سے اپنے دِلوں میں اُس کے عشق و محبت کی چنگاری روشن کریں۔ اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو زیادہ سے زیادہ اپنا کر اپنی زندگیوں کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنائیں تاکہ سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السّلام کے فرمان کے مطابق قرآن حکیم کی یہ حتمی بشارت ہمارے وجودوں میں بھی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہو کہ :-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا آفتاب ہمیشہ چمکتا ہے۔ اور سعادت مندوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنی اُن کو کہہ دو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ تو میری اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا آپؐ کی سچی اطاعت اور اتباع انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے۔ اور گُناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہوتی ہے۔"

(الحکم ۳۱ رمئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُزْنِہٖ وَغَمِّہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ

خورشید احمد انور

حضرت مسیح پاک علیہ السّلام کا بارگاہِ نبوی صلعم میں

نذرانۂ درود و سلام

ترتیب و پیشکش :- مکرم بشیر الدین الٰہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعتِ احمدیہ سکندرآباد

سرورِ کائنات و فخرِ موجودات، سردارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے عاشقِ صادق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تحریرات کے مطالعہ کے دوران آپؑ کا یہ ارشاد خاکسار کی نگاہ سے گزرا کہ :-

"جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے دُرود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو ۔"
(اخبار الحکم جلد ۷ نمبر ۸ صٓ)

معاً اس عاجز کے دِل میں یہ خیال گزرا کہ دیکھوں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں کس کس طرح کا دُرود و سلام اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں پیش فرمایا ہے ۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کی چند کُتب کا جائزہ لینے سے اس قسم کی جتنی بھی تحریرات خاکسار کے سامنے آئیں اُنہیں قلم بند کر کے ارسال کر رہا ہُوں ۔ تاکہ قارئینِ بدر ان رُوح پرور تحریرات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکیں ۔ وما توفیقی الّا باللہ العلی العظیم ۔

(۱)

(اَللّٰهُمَّ) "صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ۔" (وحی الٰہی ۔ منقول از براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۲ ...)

(۲)

"اے پیارے خدا اس پیارے نبیؐ پر وہ رحمت اور دُرود بھیج جو ابتدائے دُنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو ۔" (اتمام الحجۃ صٓ۲۸ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

(۳)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَكْثَرَ مِمَّا صَلَّيْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَنْبِيَائِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔"
(ازالہ اوہام طبع پنجم صٓ۱۰۵ حاشیہ)

(۴)

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔" (اتمام الحجۃ صٓ۲۸)

(۵)

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ ۔" (زندہ نبی اور زندہ مذہب)

(۶)

"وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی اَفْضَلِ الرُّسُلِ وَخَيْرِ الْوَرٰی سَيِّدِنَا وَ سَيِّدِ كُلِّ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ۔"
(نزول المسیح صٓ۱۸۶ بقیہ پیشگوئی نمبر ۴۳)

(۷)

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَوْلَی النِّعَمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الرُّسُلِ وَ سِرَاجِ الْاُمَمِ وَ اَصْحَابِهِ الْهَادِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ وَ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ الْمُطَهَّرِيْنَ ۔" (مِنن الرحمٰن صٓ۱)

(۸)

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔" (رسالہ الوصیۃ صٓ۲۰)

(۹)

"يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِيِّكَ دَائِمًا
فِیْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْثٍ ثَانِیْ"
(آئینہ کمالاتِ اسلام صٓ۵۹۴)

(۱۰)

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔"
(نزول المسیح صٓ۲۰۸ بقیہ پیشگوئی نمبر ۷۷)

(۱۱)

"وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَيْرِ الرُّسُلِ وَ نُخْبَةِ النُّخَبِ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَاَفْضَلِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ الْمُطَهَّرِيْنَ وَ اَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ اٰيَاتُ الْحَقِّ وَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَی الْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰی كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ ۔"
(انجام آتھم صٓ۷۳ ۱۹۲۲ء)

(۱۲)

"وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی رَسُوْلِكَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ۔ اٰمِيْنَ رَبَّنَا اٰمِيْنَ ۔" (اتمام الحجۃ صٓ۳۲ ۱۹۳۹ء)

(۱۳)

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِقَدْرِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَ اَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَی الْاَبَدِ ۔" (برکات الدعاء صٓ۶ ۱۹۴۲ء)

(۱۴)

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ۔" (برکات الدعاء صٓ۲۹ ۱۹۴۲ء)

(۱۵)

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی قَوْمٍ مُّوْجِعٍ سِيَّمَا عَلٰی اِمَامِ الْاَصْفِيَاءِ وَ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔" (ازالہ اوہام صٓ۳)

(۱۶)

"وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِيِّنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَجَمِيْعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ۔"
(ازالہ اوہام صٓ۳۸۹)

(۱۷)

"كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَ تَعَلَّمَ ۔" (براہین احمدیہ حصہ دوم صٓ۲۳۸ حاشیہ درحاشیہ)

(۱۸)

"صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔" (براہین احمدیہ حصہ چہارم صٓ۵۵۸)

(۱۹)

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔" (الحکم ۹ ؍ جولائی ۱۹۰۰ء صٓ۱)

(۲۰)

"فَمَا اَعْظَمَ شَاْنَ كَمَالِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ ۔"
(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳ صٓ۵۲۱)

(۲۱)

"يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی ذٰلِكَ النَّبِیِّ الرَّءُوْفِ الرَّحِيْمِ وَعَلٰی كُلِّ مَنْ اَحَبَّهٗ وَاَطَاعَ اَمْرَهٗ وَاتَّبَعَ الْهُدٰی ۔"
(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۶۴، ۳۶۵)

(۲۲)

"اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مُحَمَّدٍ اَحْمَدَ الَّذِیْ كَانَ اسْمَاهُ هٰذَانِ اَوَّلَ اَسْمَاءٍ ۔"
(نجم الہدیٰ صٓ۱)

(۲۳)

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۵، ۶)

ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سے حسن لینا ہے

تاکہ

ساری دُنیا محمدؐ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اُمتِ واحدہ بن جائے

دارالہجرت ربوہ میں حاضرینِ جلسہ سالانہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز افتتاحی خطاب کا خلاصہ

ربوہ ۲۶ دسمبر: اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور تسبیح و تحمید کے ماحول میں آج صبح یہاں مسجدِ اقصیٰ کے سامنے واقع وسیع و عریض میدان میں جماعتِ احمدیہ کے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح سیدنا حضرت اقدس امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مختصر افتتاحی خطاب کے ذریعے فرمایا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی کی تلاوت فرمائی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

(البقرۃ: ۱۳۰)

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

(الجمعہ: ۳)

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو یہ الہامی دعا سکھائی وہ آپ نے خود بھی کی اور اپنی نسل سے بھی کروائی اور اللہ سے ایک رسول مبعوث کرنے کی التجا کی۔ حضور نے فرمایا اللہ نے جو دعا حضرت ابراہیمؑ سے کروائی اس کی قبولیت کا اعلان سورۃ جمعہ میں فرمایا۔ اس میں اللہ نے فرمایا ہے کہ اُمیّین میں سے ایک شخص کو اللہ نے عظیم آیات دے کر مبعوث فرمایا تاکہ وہ ان آیات کے نتیجے میں حصولِ تزکیۂ نفس کی راہ پر چلنا شروع کر دیں اور تزکیۂ نفس کے نتیجہ میں اللہ کی کتاب قرآن مجید کا علم زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے لگیں اور حکمتیں سیکھنے لگیں۔ اس آیت میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ کے نشانات کے ذریعہ سے قبولِ ہدایت ایمان ہوا اور ان کے اندر ایک حد تک تزکیۂ نفس پیدا ہوا۔ اس کتاب کی بابرکت تعلیم کے نتیجے میں وہ تزکیۂ نفس میں ترقی کر کے ان مطہرین میں شامل ہوتے گئے جو قرآن کریم کا علم حاصل کرتے ہیں۔ تزکیۂ نفس میں بڑھنے کے ساتھ ان میں پاکیزگی اور طہارت بڑھتی گئی اور نتیجۃً وہ قرآن کریم کے لامحدود علم میں بڑھتے گئے اور ان پر لامحدود ترقیات کے دروازے کھلتے چلے گئے۔

حضور نے فرمایا کہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے آہستہ آہستہ اپنے ان بندوں کی تربیت شروع کی اور ایک ایک کر کے قرآن کریم کی آیات اُترتی رہیں حتیٰ کہ وہ جو درخت ابھی ہرے تھے اخلاق کا نمونہ بن گئے اور ان کو اللہ نے جو نور اور حسن دیا تھا اس کا مظاہرہ کر کے آہستہ آہستہ انہوں نے دُنیا کے دل جیتنے شروع کئے اور جن کے دل جیتے گئے انہوں نے آگے اپنے حسن اور نور کا اثر ڈالا ان کے قلوب میں نور، برتاؤ میں حسن اور نمونہ میں اثر پیدا ہونا شروع ہوا اور اس وقت سے لے کر آج تک وسعت اور پھیلاؤ کا یہ سلسلہ جاری ہے اور اس چودہ سو سال کے عرصے میں کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا جس میں خدا تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور فدائی پیدا نہ ہوئے ہوں حضور نے فرمایا کہ جب تک جماعت کے افراد اس روحانی اور اخلاقی تربیت کو کمال تک پہنچانے کی جدوجہد جاری رکھیں گے اور ہر دُکھ سہہ کر دُنیا میں سُکھ پھیلانے کی کوششیں جاری رکھیں گے۔ گالیاں سُنیں گے اور دعائیں دیں گے اور سُکھ پہنچائیں گے۔ جب تک ہر احمدی کی آنکھ خیر دیکھے گی شر نہیں۔ زبان حقارت سے نہیں بولے گی بلکہ عزت اور پیار سے کلام کرے گی جب تک انسان کے سارے جوارح خدمتِ نوعِ انسانی میں لگے رہیں گے۔ جب تک خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول پر اور زیادہ عجز و انکساری اور تواضع سے زمین پر جھکنے کی کیفیت پیدا ہو گی، اس وقت تک خدا تعالیٰ کی نعمتیں آسمانوں سے بارش کے قطروں سے بھی زیادہ مقدار میں نازل ہوتی رہیں گی اور ہم آگے سے آگے بڑھتے رہیں گے۔

حضور نے احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب بھی ایسی باتیں سامنے آئیں جو کہ آپ کی طبیعتیں پسند نہ کریں، تو خدا کی خاطر خدا کے بندوں کے حق میں دعائیں کرتے چلے جائیں۔ خدا نے ہمیں عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے دُکھ پہنچانے اور حقارت کی نگاہ سے دیکھنے کے لئے نہیں پیدا کیا۔

حضور انور نے اپنے ۱۹۷۰ء کے دورۂ افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے اس پُر مسرت لمحے کا ذکر فرمایا جب حضور نے ایک افریقی بچے کو پیار کیا اور سارے مجمع سے مسرت کی ایک خاموش صدا بلند ہوئی۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارا مقصد خدا تعالیٰ کے نور کو دُنیا میں پھیلانا اور سینوں کو اس نور سے منور کرنا ہے۔ حضور نے فرمایا ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سے حسن لینا ہے تاکہ ساری دنیا محمدؐ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اُمتِ واحدہ بن جائے۔ حضور نے فرمایا ہم نے اس مقصد سے نظر نہیں ہٹانی، نہیں ہٹانی، نہ اِدھر اور نہ اُدھر۔ حضور نے فرمایا کہ اس مقصد کے حصول کے لئے ہم جلسہ سالانہ پر جمع ہوتے ہیں حضور نے فرمایا جس قدر ممکن ہو اس جلسے سے فائدہ حاصل کرو اور نیکی پاکیزگی اور خیر کی جو باتیں سیکھو وہ دنیا تک پہنچاؤ اور عاجزی کے ساتھ اپنا پیغام پہنچاؤ۔ حضور نے فرمایا ہماری کسی سے لڑائی نہیں کسی سے دشمنی نہیں ... حضور نے فرمایا کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ آج کی نسل نہیں تو ان کی آنے والی نسلیں ہمارے اس جذبہ کو پہچان کر ہمارے اندر شامل ہو جائیں گی۔

حضور نے فرمایا ہم اس لئے نہیں کہتے کہ ہمیں کچھ چاہیئے بلکہ اس لئے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بھائی خدا تعالیٰ کے نور اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتوں سے محروم نہ رہیں جس طرح ہم نے جو پایا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پایا ہے اسی طرح ہماری خواہش ہے کہ ہم ساری دُنیا کو اکٹھا کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا جمع کریں۔

حضور نے فرمایا ہمیں اپنے مقام کو پہچانیں اور کسی چیز کی پرواہ نہ کریں

وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ۔

اللہ کہتا ہے کہ مجھ پر توکل کرتے رہنا تمہیں اور کسی چیز کی ضرورت نہیں پڑے گی میں تمہارے لئے کافی ہوں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر بدظنی کریں گے؟ کبھی نہیں کریں گے!! حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ پر توکل کرو خدا تعالیٰ نے اپنے دین کے غلبہ کا جو منصوبہ جاری فرمایا ہے اس میں جماعتِ احمدیہ کی حقیر جاں نثاری کی کوششوں کا بھی دخل جا رہا ہے حضور نے فرمایا ہمیں اپنے ربِّ کریم سے بے وفائی نہیں کرنی چاہیئے ہمیں قرآن کریم کی تعلیم کی عظمتوں کو جاننے کے بعد اور شناخت کرنے کے بعد کسی اور ازم تعلیم یا عقیدے کی طرف توجہ نہیں دینا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کریں کہ وہ اپنے فضل سے وہ طہارت اور پاکیزگی عطا کرے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے اپنے فرمان کے مطابق قرآن کریم کے علم کے خزانے ملتے رہیں اور ہمارے گھر دنیا کے خزانوں سے نہیں بلکہ قرآن کے خزانوں سے بھرے رہیں حضور نے فرمایا اس جلسہ میں جن نیک باتوں کو سنیں انہیں یاد رکھیں اور ان پر عمل کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرتے رہیں۔ بعد ازاں حضور انور السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہہ کر نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر نعروں کی گونج میں واپس تشریف لے گئے۔

نمایاں کامیابی!

(۱) عزیز سید مبشر یونس ابن محترم ڈاکٹر سید محمد یونس صاحب امیر جماعت احمدیہ بھاگلپور بفضلہ تعالیٰ میڈیکل کمپیٹیشن ٹیسٹ صوبہ بہار کے قریباً سترہ ہزار اُمیدواروں میں نوے ویں پوزیشن حاصل کر کے بہار کے اعلیٰ ترین میڈیکل کالج میں داخلے کے مستحق قرار پائے ہیں عزیز موصوف اس سے پہلے میٹرک کے امتحان میں اعلیٰ فرسٹ ڈویژن اور ڈسٹنکشن کے ساتھ سکالرشپ لے کر اور آئی ایس۔ سی کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کر چکے ہیں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف اس خوشی میں مبلغ یکصد روپیہ اعانت بدر میں ادا کر کے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو سلسلہ اور خاندان کے لئے ہر جہت سے مبارک کرے اور عزیز کو بحیثیت ایک احمدی ڈاکٹر خدمتِ دین و خدمتِ خلق کی توفیق عطا کرے آمین (۲) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالحفیظ صاحب ثانی سیکرٹری تبلیغ حیدرآباد کو ایم اے میں شاندار کامیابی عطا فرمائی ہے موصوف اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور اہل و عیال کی صحت و عافیت کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

قسط اوّل

فیضانِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد [illegible] قادیان [illegible] ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء

تقدس مآب، فخرِ موجودات، سرورِ کائنات، رسولِ عربی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہر مسلمان کے دل کی دھڑکن ہے۔ اس نام کو سنتے ہی ہر مومن کے سازِ دل پر درود وسلام کے جلترنگ بج اٹھتے ہیں۔ کیونکہ آپ کی ذاتِ بابرکات محبوبِ خدا اور مسجودِ ملائک ہے۔ آپ انسانیت کا نقطۂ کمال اور خالقِ کائنات کی صنعت کا بہترین نمونہ ہیں۔ آپ کا وجود باوجود سید البشر اور خاتم النبیین ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات رب العالمین ہے، اسی طرح آپ کا فیضان کائنات کی ہر چیز کے لئے عام ہے۔ ربّ العرش نے خود آپ کی توصیف ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے کہ:-

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (انبیاء : ۱۰۸)

ہم نے تجھے تمام کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور آپ کو یہ حکم دیا کہ:-

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ (اعراف : ۱۵۹)

اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم یہ اعلان کر دو کہ میں کسی خاص ملک و قوم، یا محدود مدت کے لئے نہیں بلکہ تمام نسلِ انسانی کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ میرا فیضان ہر فردِ بشر کے لئے ہے۔

پس آپ وہ سراجِ منیر ہیں جس کی جلوہ ریزیوں اور ضیا پاشیوں سے کائناتِ عالم روشن و منور ہے۔ اور اب اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت حاصل کرنے کا ایک ہی وسیلہ ہے کہ انسان اس نبی اُمی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے اپنے دل کو معمور کرے۔ آپ کے نقوشِ قدم کی کامل اتباع کرے۔ آپ کے اُسوۂ حسنہ کو اپنائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ (آل عمران : ۳۲)

اے بنی نوعِ انسان! اگر تم [illegible] بننا چاہتے ہو تو پھر میری پیروی کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا بھی تم سے دلبرانہ سلوک کرے گا۔ اور تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔ اور یہ اس وجہ سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے نہایت ہی پیارے رسول ہیں۔ خاتم الانبیاء اور افضل الرسل ہیں۔ اور جیسا کہ ایک حدیثِ قدسی میں ذکر آتا ہے کہ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔ اگر محمدؐ کی پیدائش مقصود نہ ہوتی تو پھر یہ کائنات ہی پیدا نہ کی جاتی۔ گویا اس ارض و سما کی تخلیق اور پھر اس میں سورج، چاند، ستاروں کا چراغاں، سرسبز و شاداب اور دلفریب مناظرِ قدرت کی جلوہ آرائیاں، تخلیقِ آدم اور حیاتِ بشری کے لوازمات کی فراوانیاں، یہ سب دراصل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم الشان انسانِ کامل کے استقبال کا پیش خیمہ تھے۔ اس لحاظ سے کائنات کا ذرہ ذرہ آپ کے فیضان کا ممنونِ احسان ہے۔ روحانی اعتبار سے بھی اور مادی اعتبار سے بھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک جس قدر انبیاء و اولیاء اور خدا کے برگزیدہ اس دنیا میں گزر چکے ہیں ان سب نے آپ ہی کی ذات سے فیض لیا ہے۔ چنانچہ خود سرورِ کونین صلعم نے فرمایا ہے کہ:-

"اِنِّىْ مَكْتُوْبٌ عِنْدَ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ بَيْنَ الْمَاۤءِ وَالطِّيْنِ"۔

(مسند احمد بن حنبل و کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۱۲)

یعنی میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین ہوں جبکہ حضرت آدمؑ ابھی مٹی اور پانی میں تھے۔ پس حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر جس قدر انبیاء بھی بنی نوعِ انسان میں پیدا ہوئے وہ سب آنحضرت صلعم ہی کے نور سے منور ہو کر آئے تھے۔ ان کی نبوت و ولایت اور بزرگی دراصل فیضانِ محمد صلعم کے طفیل ہی تھی۔ اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"حضرت آدم صفی اللہ سے لیکر تا حضرت مسیح کلمۃ اللہ، جس قدر نبی و رسول گزرے ہیں وہ سب کے سب عظمت و جلالیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے آئے ہیں۔" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۳۲ حاشیہ)

اسی طرح آپؑ نے تحریر فرمایا کہ:-

"ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراطِ مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ راہِ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ ۱۳۸)

اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ:-

"آپ فخرِ رسل ہیں۔ آدم سے لیکر سب انبیاء کے بھی آپ محسن ہیں۔ آپ کا وجود آدم سے لیکر قیامت تک کے ہر انسان کے لئے مجسّم احسان ہے۔ آج یورپ بھی آپ کے حسن و احسان کا محتاج ہے۔ اہلِ یورپ کے دل میں آہستہ آہستہ یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے مستفیض ہو کر لوگ آئیں اور ان کے مسائل حل کریں اور انشاء اللہ العزیز احبابِ جماعت وہاں جائیں گے اپنی روحانی قوتوں کے ساتھ۔ اور ان کے مسائل کو بھی حل کریں گے۔"

(بدر ۲۱ دسمبر ۱۹۷۸ء صفحہ ۹)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان روحانی بھی ہے اور مادی بھی۔ یہ اخلاقیات پر بھی حاوی ہے اور تہذیب و تمدن اور معاشیات پر بھی۔ اور پھر ان میں سے ہر ایک کی جزئیات میں اس قدر تفاصیل پائی جاتی ہیں کہ وہ بجائے خود ایک مستقل مضمون کا تقاضا کرتی ہیں۔ تاہم وقت کی رعایت اور اپنی سہولت کے پیشِ نظر میں اپنے مضمون کو چار حصوں میں تقسیم کر کے مختصرًا اور خلاصۃً اس کی کچھ جزئیات کو بیان کرتا ہوں۔ یعنی آپ کا روحانی فیضان۔ (۲) علم و سائنس میں آپ کا فیضان۔ (۳) تہذیب و تمدن میں آپ کا فیضان اور (۴) موجودہ زمانہ میں آپ کی قوتِ قدسیہ کا فیضان۔

آنحضرت صلعم کا روحانی فیضان

حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیضان کا صحیح اندازہ کرنے کے لئے اس پس منظر کا جائزہ لینا از حد ضروری ہے جس میں آپ کی بعثت ہوئی۔ جس وقت آپ کا ظہورِ پُر نور ہوا اُس وقت دنیا کے ہر خطہ میں اخلاقی اور روحانی گراوٹ آ چکی تھی۔ عیسائیت بھی بگڑ چکی تھی۔ اور ہندوستان میں بھی بت پرستی اور صدہا قسم کی مخلوق پرستی زوروں پر تھی۔ اس عالمگیر بگاڑ کا نقشہ قرآن مجید نے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (روم : ۴۲) کے الفاظ میں کھینچا ہے۔ کہ خشکی اور تری ہر جگہ بگاڑ پیدا ہو گیا۔ یعنی اہلِ کتاب بھی بگڑ گئے اور مشرک بھی۔ چاروں طرف فسق و فجور کی فراوانی اور شرک و دہریت کی حکمرانی تھی۔ نہ اعتقاد درست تھے اور نہ اعمالِ صالحہ۔ اور نہ ہی اخلاق باقی رہے تھے۔ خصوصًا ملکِ عرب جس میں آنحضرت صلعم کی بعثت ہوئی وہاں کے باشندے انتہائی [illegible] جاہل اور چھوٹی چھوٹی بات پر لڑ مرنے والے۔ وحشت و درندگی اور خونخوارانہ زندگی نے جذبۂ حریت پسندی یا مطلق العنانی کو درجۂ کمال پر پہنچا یا ہوا تھا۔ ہر عیب اُن کے اندر پایا جاتا تھا۔ بدی اور بدکاری کو علانیہ کر کے اس پر فخر کرنا اُن کا شیوہ تھا۔ اُن کی رگوں میں خون کی بجائے شراب دوڑتی تھی۔ اُن کے انہی خصائلِ رذیلہ کو دیکھ کر اس وقت کی دو بڑی اور متمدن ایران و روم کی حکومتیں بھی اُن کو اپنا مطیع اور باجگزار بنانے سے گریزاں رہیں۔ خدا کے نام کا تو ذکر ہی کیا، خود خانۂ کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے۔ اہلِ عرب کے انحطاط و تنزل کا اس امر سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ عیسائیوں کی پانچ سو سالہ لگاتار تبلیغی کوششیں بھی اُن کے اندر ذرہ بھر تبدیلی نہ کر سکیں۔ اُن کی وحشت و بربریت دور نہ کر سکیں۔

اور نہ ہی اُنہیں گمراہی سے نکال سکیں۔ چنانچہ سر ولیم میور اس حقیقت کا اعتراف ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ :-

"عیسائی مذہب کی پانچ سو سال کی تبلیغی کوششوں کا یہی نتیجہ تھا کہ ملک میں خال خال عیسائی نظر آتے تھے اور بس۔ یہودی مذہب زیادہ طاقتور تھا۔ لیکن دنیا میں تبلیغی مذہب کے طور پر وہ بھی اب گویا بالکل رہ چکا تھا۔ لیکن بُت پرستی اور بنو اسمٰعیل کے توہمانہ اعتقادات کا دریا ہر سمت سے جوش مارتا ہوا کعبہ کی دیواروں سے آ آکر ٹکرا رہا تھا۔"

(دیباچہ لائف آف محمدؐ صفحہ ۸۵)

ان حالات میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نعرۂ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بلند کی کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ اللہ ایک ہی ہے۔ لَاشَرِیْکَ لَہٗ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ اس کا کوئی ثانی نہیں۔ موجودہ دور میں تو ساری دنیا ہی اس بات کی قائل ہو رہی ہے کہ شرک بُرا ہے۔ خدا ایک ہے۔ یہ ایک ایسا ذہنی اور اعتقادی انقلاب ہے جو اسلامی نظریۂ توحید کے اثر سے پیدا ہُوا ہے کہ اب شرک کو بُرا سمجھا جانے لگا ہے۔ لیکن آنحضرت صلعم نے جس ماحول میں شرک سے بیزاری اور خدائے واحد کی پرستش قائم کی اس ماحول میں خدائے واحد کا نظریہ ایک عجیب بات تھی، ایک ناقابلِ فہم امر تھا۔ ایک بعید از تصور اعتقاد تھا۔ چنانچہ قرآن مجید نے اس کی ترجمانی یوں کی ہے کہ :-

اَجَعَلَ الْاٰلِھَۃَ اِلٰھًا وَّاحِدًا اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ○ ...

... مَاسَمِعْنَا بِھٰذَا فِی الْمِلَّۃِ الْاٰخِرَۃِ اِنْ ھٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ○ (سورۃ ص: ۸،۶)

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے ہی معبودوں کو ایک معبود بنا دیا ہے۔ ۳۶۰ بتوں میں سے کم ہی کرنا تھا تو چند ایک کم کر دیتے۔ یہ کیا طُرفہ ہے کہ ۳۵۹ معبود ختم کر کے صرف ایک باقی رکھ دیا۔ یہ تو سمجھ میں آنے والی بات نہیں۔ ایسی بات تو ہم نے کسی پہلی قوم میں بھی نہیں سُنی۔ یہ تو محض جھوٹ اور من گھڑت بات ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ نہ صرف آپ کا خاندان اور قبیلہ بلکہ سارا ملکِ عرب آپؐ کا جانی دشمن بن گیا۔ اشاعتِ توحید سے باز رکھنے کے لئے آپؐ کو ہر قسم کے لالچ دیئے گئے۔ لیکن آپؐ نے ہر تحریص و ترغیب کو یہ کہہ کر رد کر دیا کہ اگر تم سُورج کو میرے دائیں ہاتھ میں اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ میں بھی لاکر رکھ دو گے تب بھی میں اپنے اِس مقدس مشن کو نہیں چھوڑوں گا۔ پھر تو ظلم وستم اور تشدد کا کوئی طریق ایسا نہ تھا جو آپؐ کی قوم نے آپؐ پر اور آپؐ کے ماننے والوں پر نہ آزمایا ہو۔ لیکن آپؐ نے ہر قسم کی قربانی دے کر بھی توحید کے جھنڈے کو بلند رکھا۔ رشتہ دار اور اہلِ قبیلہ آپؐ سے جُدا ہو گئے۔ وطن سے بے وطن آپؐ کو ہونا پڑا۔ آپؐ کو قتل کرنے کی سازش اور پوری کوشش کی گئی۔ آپؐ کو اور آپؐ کے ماننے والے کمزور بے سروسامان مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے لئے انہوں نے کئی مرتبہ مدینہ پر لشکر کشی کی۔ لیکن ان تمام مخالفانہ کارروائیوں اور شدید ایذا رسانی اور سخت نامساعد حالات کے باوجود آپؐ نے مشعلِ توحید کو بجھنے نہ دیا۔ بلکہ اس کی لَو تیز سے تیز تر ہوتی گئی۔ مشکل سے مشکل اور نازک سے نازک موقع پر بھی آپ کی غیرت نے یہ گوارا نہیں کیا کہ خدا کے ساتھ کسی اور کو شریک قرار دیا جائے۔ چنانچہ جب غارِ ثور میں آپ کو ہجرت کے وقت پناہ لینی پڑی اور دشمن غار کے منہ تک آ پہنچا تو حضرت ابوبکرؓ کو فکر دامنگیر ہوئی اور انہوں نے عرض کی، حضور! دشمن اس قدر قریب آگیا ہے کہ ذرا جُھک کر دیکھ لے تو ہمیں پکڑ لے۔ حضور صلعم نے انہیں تسلی دی کہ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (توبہ : ۴۰) اے ابوبکرؓ! یہ اپنی پوری کوشش کر لیں۔ ہر قسم کی تدبیریں کر لیں۔ لیکن خدائے واحد ہمارے ساتھ ہے۔ لہذا یہ کبھی ہمیں نہیں پکڑ سکتے اور ایسا ہی ہُوا۔

اسی طرح جنگِ اُحد کے موقعہ پر جب مسلمانوں کی فتح شکست میں تبدیل ہو گئی اور آنحضرت صلعم کی شہادت کی خبر مشہور ہو گئی تو اس وقت مشرکوں کے سردار اور لشکر کے سپہ سالار ابوسفیان نے نام لے لے کر بلند آواز میں پوچھا کہ کیا تم میں ابوبکرؓ ہے؟ کیا تم میں عمرؓ ہے؟ کیا تم میں محمد (صلعم) ہے؟ تو آپؐ نے موقع کی نزاکت کے پیشِ نظر صحابہؓ کو جواب دینے سے منع فرما دیا۔ جب ابوسفیان نے اپنی فتح کے نشہ میں چور ہو کر اُعْلُ ھُبَلُ کا نعرہ لگایا کہ ہُبل بُت کی جے ہو تو آپؐ کی غیرت نے ایسے نازک موقع پر بھی کہ جب دشمن کی یلغار اور اپنی جان کا خطرہ تھا توحید کے خلاف شرک کے نعرہ کو گوارا نہ کیا۔ اور صحابہؓ سے فرمایا کہ جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہؓ نے عرض کیا، حضورؐ! کیا جواب دیں؟ آپؐ نے فرمایا، کہو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ کہ خدائے واحد ہی سب سے بزرگ و برتر ہے۔ جس پر صحابہؓ نے توحید کا وہ فلک شگاف نعرہ لگایا کہ لشکرِ کفار کے دِل دہل گئے۔ اور باوجود ظفرمند ہونے کے خالی ہاتھ ناکام و نامراد صدائے توحید کی بازگشت کا خوف لئے وہ لَوٹ گئے۔

حضرات! ایسا ہی ایک نازک مرحلہ اشاعتِ توحید کے سلسلہ میں آپؐ پر وہ بھی آیا جب حکومتی سطح پر ایران کے بادشاہ خسرو پرویز نے آپؐ کے تبلیغی خط کے جواب میں برافروختہ ہو کر نہ صرف آپ کا مقدس مکتوب چاک کر کے پُرزے پُرزے کرنے کی گستاخی کی بلکہ اپنے ماتحت یمن کے گورنر باذان کو حکم بھیجا کہ فوراً آپؐ کو گرفتار کر کے لایا جائے۔ شام کا وقت تھا جب سپاہی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپؐ کی گرفتاری کا حکم ہے۔ تو اس آفتِ ناگہانی سے آپؐ ذرہ بھر خائف نہیں ہوئے۔ بلکہ نہایت اطمینان سے اُن سپاہیوں کو قبولِ اسلام کی دعوت دی۔ اس وقت آپ صرف دوچار اصحابؓ کے ساتھ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔ مگر ربانی رُعب اس قدر تھا کہ گرفتاری کا وارنٹ لیکر آنے والے سپاہی خود ہی بید کی طرح کانپ رہے تھے۔ آخر انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے خداوند کے حکم کا کیا جواب ہے؟ آپؐ نے فرمایا، اس کا جواب تمہیں کل صبح دیا جائے گا۔ جب وہ صبح حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ جسے تم خداوند کہتے ہو وہ خداوند نہیں ہے۔ خداوند وہ ہے جس پر موت اور فنا طاری نہیں ہوتی۔ مگر آج کی رات میرے خدا نے تمہارے خداوند کو مار دیا ہے۔ اور میرے سچے خدا نے اس کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط کر دیا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا جس کی بنا پر یمن کے گورنر باذان سمیت ہزارہا لوگ خدائے واحد و یگانہ کے پرستار ہو گئے۔

الغرض اشاعتِ توحید اور انسانیت کی ہمدردی کی خاطر آپؐ نے اپنی ہر چیز داؤ پر لگا دی۔ ہر قسم کا دُکھ سہا۔ اور ہر قسم کی قربانی دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ دُنیا توہمات اور شرک کی بھول بھلیوں سے نکل کر نہ صرف خدائے واحد کی شناسا ہوئی بلکہ انسان نے کائنات میں اپنے شرف اور اپنی عظمت کو پہچانا۔

قرآن مجید کے ذریعہ عظیم اور دائمی فیضان

سامعینِ کرام! فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک زبردست ثبوت وہ زندہ جاوید بے مثال اور تاقیامت قائم رہنے والا معجزانہ کلام ہے جو قرآن مجید کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہُوا۔ اور چودہ سو سال سے اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ جو دُنیا کی تمام مذہبی کتابوں کے مقابلہ میں اس رنگ میں ممتاز ہے کہ یہ کامل شریعت اور مکمل ضابطۂ حیات ہونے کا مدعی ہے۔ اور یہ مقدس کتاب روحانی۔ دینی۔ اخلاقی۔ سیاسی معاشرتی۔ تمدنی اور اقتصادی علوم کی جامع ہے۔ اس کی تعلیم ہر زمانے کے انسانوں کے لئے قابلِ عمل ہے۔ اس کے علوم و نظریات ہر زمانہ کا ساتھ دینے والے ہیں۔ زمانہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ اس میں بھی حقائق و معارف کے جدید سے جدید تر خزانے ظاہر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ قرآن مجید انسان کے ہر قسم کے مسائل حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور دُنیا کی کوئی ایسی ضرورت نہیں جس سے متعلق اُصولی رنگ میں قرآنِ مجید نے روشنی نہ ڈالی ہو۔ چنانچہ قرآن مجید کی اسی شان کا اظہار کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ :-

"دُنیا کا کوئی عالم نہیں جو میرے سامنے آئے اور مَیں قرآن کریم کی افضلیت اس پر ظاہر نہ کر سکوں ...... دُنیا کے کسی علم کا ماہر میرے سامنے آجائے دُنیا کا کوئی سائنسدان میرے سامنے آجائے اور وہ اپنے علوم کے ذریعہ قرآن کریم پر حملہ کر کے دیکھ لے۔ مَیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُسے ایسا جواب دے سکتا ہوں کہ دُنیا تسلیم کرے گی کہ اس کے اعتراض کا رد ہو گیا ہے۔ اور مَیں دعویٰ کرتا ہوں کہ مَیں خدا کے کلام سے ہی اُس کو جواب دوں گا۔ اور قرآن کریم کی آیات کے ذریعہ سے ہی اُس کے اعتراضات کو رد کر کے دکھا دوں گا۔"

(الفضل ۱۸ر فروری ۱۹۵۸ء)

اسی طرح ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"قرآن کریم اتنی عظیم کتاب ہے کہ اس میں انسان کی تمام ضروریات کا حل موجود ہے۔ علمی لحاظ سے بھی اور عمل کرنے

محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے نام عزت مآب گورنر پنجاب کا

خصوصی پیغام

"مجھے اپنے قادیان جانے کے موقعہ پر یہ دیکھ کر اور جان کر مسرت ہوئی کہ جماعت احمدیہ اپنے اِس مرکز سے دو اہم کام کر رہی ہے۔ ایک اپنے ملک سرزمین ہندوستان میں یکجہتی کی تلقین۔ اور دُوسرے دیگر ممالک میں اسلامک لٹریچر کا بھیجنا۔ مجھے اُمید ہے کہ یکجہتی کی تلقین فی زمانہ از حد ضروری ہے۔ اور اس کی کامیابی کے لئے جتنی بھی دُعا ہو کم ہے۔"

امین الدین احمد
گورنر پنجاب

۲۲ / ۱۲ / ۱۹۸۱

فائدہ اُٹھانے کے لحاظ سے بھی۔ قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جو فیضان جاری کیا ہے اس کے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر لیتا ہے۔ پھر دُنیوی لحاظ سے مَیں نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے دُنیا کے چوٹی کے دانشوروں میں سے بعض کے ساتھ باتیں کی ہیں۔ اور ان کو اس بات کا قائل کیا ہے کہ تہارے علم کے متعلق بھی قرآن کریم ہمیں بنیادی حقیقت بتاتا ہے"۔

(بدر ۱۳؍۲۱ دسمبر ۱۹۷۸ء)

غرض قرآن مجید فیضانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک زندہ ثبوت ہے جو آسمان ہے۔ عالمگیر ہے۔ مدلّل ہے اور مکمل ہے۔ یہ ایسی خصوصیات ہیں جو دُنیا کی کسی اور شریعت میں نہیں پائی جاتیں۔ اور سب سے بڑھ کر اس کی وہ رُوحانی تاثیرات ہیں جو وہ اپنے پیروؤں میں پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ بانی جماعتِ احمدیہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو"۔

(کشتی نوح ص۳۹)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے طفیل انسان نے زندہ واحد لاشریک خدا پایا۔ زندہ کتاب قرآن مجید پائی۔ اور جو انقلاب ان کی زندگیوں میں بپا ہوا وہ بھی اسی فیضانِ محمد صلعم ہی کے طفیل ہے۔

آنحضرت صلعم کی تاثیراتِ قدسیہ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں جو عظیم انقلاب پیدا ہوا اس کی ایک نہایت مختصر جھلک آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ آنحضرت صلعم کی بعثت سے قبل دُنیا کی جو حالت تھی اور ملکِ عرب کا جو تمدن تھا وہ مَیں بیان کر چکا ہوں اُس وقت اہلِ دُنیا کے لئے عموماً اور اہلِ عرب کے لئے خصوصاً شراب جزوِ زندگی تھی۔ اس کو پانی کی طرح استعمال کیا جاتا تھا۔ اور اس کا ترک کرنا ایک امرِ محال معلوم ہوتا تھا۔ مگر حضرت رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم الشان فیضان اور آپؐ کی قوتِ قدسیہ کا بے مثال اثر ہے کہ آپؐ کی طرف سے ایک ہی آواز بلند ہوئی حُرِّمَتِ الْخَمْرُ کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ اس پر شراب کے مٹکے توڑ دیئے گئے۔ شراب سے لبریز جام ہونٹوں تک پہنچنے سے پہلے ہی پھینک دیئے گئے۔ اور دن بھر پانچ وقت شراب پی کر نشہ میں مدہوش رہنے والے ان عربوں نے شراب کو یک لخت ایسا ترک کیا کہ پینے پلانے کا تذکرہ طاقِ نسیاں

ہوگیا۔!! (بخاری کتاب التفسیر جلد ۳ ص۶۰ مصری)

پس جو کام محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ نے یک جنبشِ لسان لمحہ بھر میں کر دکھایا وہ آج کی بڑی سے بڑی حکومتیں بھی اپنے قانون کے لمبے ہاتھوں اور غیر محدود اقتدار اور سب اقسام اسباب و وسائل کے باوجود کر دکھانے سے عاجز ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود [illegible] سراج منیر تھا۔ جس کی لمعاتِ قدسیہ اور انوارِ طیبہ نے ہزاروں لاکھوں انسانوں کو اپنی زندگی میں ایسا گرویدہ بنا لیا تھا کہ آپؐ کی ایک ہی جنبشِ لب پر وہ دُنیا کی عزیز سے عزیز تر اور محبوب سے محبوب چیز قربان کر دینے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ اور عملاً آپؐ کے جاں نثار اور فدائی صحابہؓ نے آپؐ کی حفاظت۔ اسلام کے قیام اور توحید کی علمبرداری و اشاعت کے لئے اپنی گردنیں بھیڑوں اور بکریوں کی طرح کٹوا دیں۔ دُنیا کی بڑی سے بڑی طاقت اور دُنیا کا بڑے سے بڑا لالچ بھی اُن کو جادۂ استقامت سے منحرف نہ کر سکا۔ ظالم کو ظلم سے روکنے اور حقِ آزادیٔ ضمیر کو قائم کرنے کے لئے اسلام میں جب سب سے پہلی جنگ بدر کے مقام پر لڑی جانے کا سوال آیا تو اُس وقت مدینہ کے انصاری مسلمانوں نے اپنی وفاداری اور کامل محبت و فدائیت کا ثبوت یہ کہہ کر دیا کہ لَا نَقُوْلُ كَمَا قَالَ اَصْحَابُ مُوْسٰی اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ (بخاری کتاب المغازی جلد ۳ ص۳ مصری)۔

اے اللہ کے رسولؐ! ہم آپؐ کو اصحابِ موسیٰؑ کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ تو اور تیرا رب جا کر لڑو بلکہ ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی۔ اور آپؐ کے آگے بھی اور آپؐ کے پیچھے بھی لڑیں گے۔ یہاں تک کہ آپؐ کے اشارہ پر ہم اپنے گھوڑے سمندر میں ڈال دیں گے۔ اور دُشمن آپؐ تک نہیں پہنچ سکے گا جب تک کہ ہماری لاشوں کو روندتا ہُوا نہ گزرے۔

سامعینِ کرام! یہ آپؐ کی بے نظیر قوتِ جاذبہ ہی کا اثر و فیضان ہے کہ جنگِ حنین کے موقعہ پر مسلمانوں کے بکھرے ہوئے لشکر کو

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

کی باطل شکن آواز کے ساتھ آپؐ نے پھر مجتمع کر دیا۔ اور بھاگتے ہوئے انصار کے کانوں میں جب یہ آواز پہنچی کہ "اے انصار! خدا کا رسولؐ تمہیں بُلاتا ہے"! تو اُنہوں نے اپنی سواریوں کی گردنیں تک کاٹنے سے دریغ نہیں کیا۔ اور پروانہ وار آکر بے جگری سے لڑے اور فتحیاب ہوئے۔ اِس موقعہ پر وہ ابُوسفیان جو فتح مکہ سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانی دُشمن تھا، وہی ابوسفیان کہ جب وہ

بطور سفیر مدینہ آیا تو چونکہ وہ اُمّ المومنین حضرت اُمّ حبیبہؓ کا باپ تھا اس لئے اپنی بیٹی کے گھر میں آنحضرت صلعم کے جائے نماز پر بیٹھنے لگا تو انہوں نے اُس کے نیچے سے جائے نماز یہ کہہ کر نکال لی کہ یہ خدا کے مقدس رسولؐ کا مُصلّیٰ ہے اس پر ایک مشرک نہیں بیٹھ سکتا خواہ وہ میرا باپ ہی کیوں نہ ہو۔ [illegible] ابوسفیان جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر کفارِ قریش کے لشکروں کی ہمیشہ قیادت کیا کرتا تھا وہ جنگِ حنین میں آپؐ کی سپر اور ڈھال بنا ہُوا تھا۔ اس کا خود اپنا بیان ہے کہ ——

"اس وقت کھچی ہوئی تلوار میرے ہاتھ میں تھی۔ اور مجھے اللہ ہی کی قسم ہے جو دلوں کے راز جانتا ہے کہ مَیں اُس وقت اس عزمِ صمیم کے ساتھ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خچر کے ساتھ پہلو میں کھڑا تھا کہ کوئی شخص مجھے مارے بغیر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں پہنچ سکتا" —— حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اس وارفتگی کو حیرت و استعجاب سے دیکھا۔ اور حضرت عباسؓ کی سفارش پر فرمایا، اللہ تعالیٰ اس کی وہ تمام دُشمنیاں معاف کرے جو کہ اُس نے مجھ سے کی ہیں۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا، اے بھائی! تب مَیں نے جوشِ محبت سے آپ کے اُس پیر کو جو خچر کی رکاب میں تھا چُوم لیا۔

اسی طرح شیبہ نامی ایک شخص آپؐ کا جانی دُشمن اور موقع کی تاک میں تلوار لے کر اسی جنگ میں آپؐ کے قتل کے ارادے سے قریب آیا۔ حضورؐ نے اُس جانی دُشمن کو اپنے پاس بُلایا۔ اور اُس کے سینے پر ہاتھ پھیر کر دُعا فرمائی کہ اے خدا! شیبہ کو شیطانی خیالوں سے نجات دے۔ شیبہ کا اپنا بیان ہے کہ اس دُعا کے ساتھ ہی میرے دِل سے ساری دُشمنیاں اور عداوتیں مٹ گئیں۔ اور پہلے جس قدر بغض و عداوت تھی اُس سے کہیں بڑھ کر محبت اور فدائیت کے جذبات آنحضرت صلعم کے لئے میرے دِل میں پیدا ہو گئے۔ اور اس وقت میرے دِل میں صرف یہی ایک خواہش تھی کہ اپنی جان قربان کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچاؤں۔ اگر اس وقت میرا باپ زندہ ہوتا اور میرے سامنے آجاتا تو مَیں اپنی تلوار اس کے سینے میں بھی بھونک دینے سے ذرّہ بھر دریغ نہ کرتا۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد ۳ ص۹)

کس قدر عظیم ہیں آپؐ کی یہ تاثیراتِ مقدسہ کہ آپؐ کی پیار بھری ایک نگاہ التفات اور درد بھری دُعا سے بڑے بڑے جانی دُشمنوں کے دِلوں پر چشم زدن میں ایسا انقلاب آیا کہ وہ آپؐ کے والہ و شیدا ہو گئے۔ جاں نثار و مخلص فدائی بن گئے۔ اور توحیدِ باری اور عظمتِ

اسلام کے لئے درخشندہ ستارے بن گئے حتیٰ کہ خود حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عظیم رُوحانی انقلاب کے پیشِ نظر اُمتِ محمدیہ کو یہ بصیرت افروز راہ دکھلائی کہ

اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ
اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ۔

(مشکوٰۃ: باب مناقب الصحابہؓ)

میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں۔ جن کی بھی تم پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ کیونکہ وہ عرب جن کی فطرت میں جنگ و جدال۔ فتنہ و فساد۔ لڑائی جھگڑا اور نسلاً بعد نسلٍ دُشمنی اور مخاصمت کا پالتے چلے جا رہے بسا تھا انہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کی تو ساری عداوت اور دُشمنیاں بھلا کر محبت و اُلفت کا وہ عظیم اور بے عدیل نمونہ دُنیا کے سامنے پیش کیا کہ خونی رشتے بھی اُن کی مواخات اور بھائی چارے کے سامنے ہیچ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فیضانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے انہی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس میں شک نہیں کہ توحید اور خدادانی کی متاع رسول کے دامن سے ہی دُنیا کو ملتی ہے۔ بغیر اس کے ہرگز نہیں مل سکتی۔ اور اس امر میں سب سے اعلیٰ نمونہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دکھایا کہ ایک قوم جو نجاست پر بیٹھی ہوئی تھی اُن کو نجاست سے اُٹھا کر گلزار میں پہنچا دیا۔ اور وہ جو رُوحانی بھوک اور پیاس سے مرنے لگے تھے اُن کے آگے رُوحانی اعلیٰ غذائیں اور شیریں شربت رکھ دیئے۔ اُن کو وحشیانہ حالت سے انسان بنایا پھر معمولی انسان سے مہذّب انسان بنایا۔ پھر مہذّب انسان سے کامل انسان بنایا۔ اور اس قدر اُن کے لئے نشان ظاہر کئے کہ اُن کو خُدا دِکھلا دیا۔ اور اُن میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ انہوں نے فرشتوں سے ہاتھ جا ملائے۔ یہ تاثیر کسی اور نبی سے اپنی اُمّت کی نسبت ظہور میں نہ آئی۔ کیونکہ اُن کے صحبت یاب ناقص رہے۔ پس مَیں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہُوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیرِ قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں"۔

(حقیقۃ الوحی ص۱۱۵)

اِسی طرح آپؐ نے فرمایا:۔

فَوَجَدْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً
فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيكَةِ الْعِقْيَانِ

یعنی اے آقا! آپؐ نے اپنی قوم کو گوبر کی طرح ذلیل حالت میں پایا۔ پھر انہیں اپنی تربیت میں لیکر اپنی قوتِ قدسی کے اثر سے انہیں خالص سونے کی ڈلی کی مانند بنا دیا۔

علمی و سائنسی فیضان

حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان روحانی لحاظ سے صرف ملکِ عرب تک ہی محدود نہ رہا بلکہ چونکہ اسلام ایک عالمگیر اور آفاقی مذہب ہے اس لئے یہ روحانی انقلاب ملکِ عرب سے اپنے نورانی فیوض کے ساتھ تمام دنیا میں رفتہ رفتہ ممتد ہوتا چلا گیا۔ جس سے ساری دنیا نہ صرف روحانی اور اخلاقی اعتبار سے ہی فیضیاب ہوتی رہی بلکہ اس عظیم انقلاب کے نتیجہ میں علوم و فنون اور سائنسی تحقیقات و اکتشافات کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ موجودہ دور میں سائنس نے جو حیرت انگیز ترقیات کی ہیں وہ سب دراصل اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی مرہونِ منت ہیں۔ کیونکہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نوعِ انسان کو ایک ایسا زاویۂ فکر عطا فرمایا جو آپؐ سے قبل کسی مصلح یا کسی مذہب نے پیش نہیں کیا تھا۔ اور وہ یہ کہ آپؐ کے ذریعہ انسان پر یہ راز کھلا کہ وہ مخلوق کا سردار ہے۔ وہ دنیا میں اپنے رب کا بندہ ہے۔ ساری کائنات اس کی خادم ہے اسی کے لئے بنائی گئی ہے۔ سورج۔ چاند۔ ستارے۔ سمندر۔ دریا۔ پہاڑ۔ پرندے درندے۔ تمام جاندار اور بے جان چیزیں صرف اسی کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ حتیٰ کہ آسمانوں کے مکین، خدا کے فرشتے بھی اسی کی خدمت کے لئے مامور ہیں۔ اور یہی وہ بنا تخیل تھا جس کے زیرِ اثر مسلمانوں نے ہر چیز کو دیکھا، پرکھا اور اس کو اپنی خدمت کے لئے مجبور کیا۔ پرانے اور مروجہ علوم ترقی پذیر ہوئے۔ اور نئے علوم کی بنیاد پڑی۔ اور تلاش و جستجو اور تحقیق و تدقیق کی نئی راہیں انسان کے لئے کھل گئیں۔ پھر اس کے ساتھ ہی آپؐ نے کائناتِ عالم اور اس کی تخلیق میں غور و فکر کرنے کے لئے اُمتِ مسلمہ کو ترغیب دلائی۔ گویا ارضی اور خلائی تحقیق کے لئے آج سے چودہ سو سال قبل حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے تحریک کی۔ اور چونکہ یہ ساری باتیں علم و آگاہی سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے آپؐ نے حصولِ علم کی طرف خاص طور پر مسلمانوں کو ترغیب دلائی ہے آپؐ نے فرمایا کہ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ (ابن ماجہ) علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ اور فرمایا اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّينِ (بیہقی) اے مسلمانو! تم علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جیسے دُور دراز ملک ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ مختصر یہ کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انسان کو اس کی صحیح انسانیت اور اس کے علوِ مرتبت اور مقام رفعت کا یہ کہہ کر احساس دلایا کہ کائنات کی ہر چیز اس کی خادم ہے۔ اور دوسری طرف حصولِ علم کے لئے نہایت مؤثر انداز میں ترغیب دلائی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں نے جہاں رانی اور جہاں بانی کے ساتھ ساتھ ترویجِ علوم میں بھی بیحد جد و جہد اور کوشش کی۔ اس کے لئے دُور دراز کے سفر اختیار کئے۔ دوسرے ممالک کے علوم سے بھی فائدہ اٹھایا اور اپنے علم سے انہیں بہرہ ور کر کے ان کی غلطیوں کی اصلاح کی۔ اسلام کے عروج کے زمانے میں [illegible] (NESTORIANS) کے ذریعہ [illegible] اور برسہا برس سے جاری شدہ [illegible] (EDESSA) اور [illegible] کی فلسفہ اور طب کی مشہور درس گاہیں اُجڑ چکی تو [illegible]۔ دمشق۔ بغداد۔ قاہرہ۔ طلیطلہ [illegible] میں نہایت وسیع پیمانے پر علمی مشاغل کا سلسلہ شروع ہوا۔ گرامر۔ علم اللسان۔ یونانی فلسفہ۔ تاریخ۔ ریاضی۔ اخلاقیات۔ سائنس۔ علم الاقتصاد۔ سیاسیات وغیرہ علوم پروان چڑھے۔ ارسطو۔ جالینوس اور بطلیموس کی تصنیفات کے تراجم کئے گئے۔ اس طرح قدماء کے علوم و نظریات کو محفوظ کر دیا گیا۔ ورنہ آج دنیا ان کے افکار و خیالات سے بے بہرہ رہتی۔ شہرۂ آفاق خالد بن یزید نے علم کیمیا (کیمسٹری) پر رسالے لکھے۔ مشہور مؤرخ ایڈورڈ گبن لکھتا ہے کہ:-

"علم کیمیا (کیمسٹری) اپنے ارتقاء اور اصلیت کے اعتبار سے اہلِ عرب کی ایجاد ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے قرع انبیق ایجاد کیا۔ تیزاب ایجاد کئے۔ نائٹرک ایسڈ۔ نائٹرو ہیڈرو کلورک ایسڈ۔ پوٹاش ایمونیا۔ نائٹریٹ آف سلور۔ کلورائیڈ آف مرکری وغیرہ کیمیاوی مادّے نکالے۔ سلفیورک ایسڈ۔ الکحل جیسی چیزیں دریافت کیں۔ زہروں کو دواؤں میں تبدیل کیا۔ غاز (گیس) کی خاصیتیں دریافت کیں۔"

(رومن ایمپائر جلد ۵ - اور - انٹلکچول ڈویلپمنٹ آف یورپ جلد اول ص۳۵۲ بحوالہ ریویو آف ریلیجنز اردو جولائی ۱۹۳۲ء)

حضرات! علم نجوم میں بھی مسلمانوں نے بہت ہی نمایاں حصہ لیا ہے۔ عرب کے مشہور مثالہ نے ستاروں کی گردش اور ان کی ماہیت وغیرہ پر کئی ایک نایاب کتابیں تصنیف کی ہیں۔ جو آج بھی ماہرینِ سائنس کی توجہ کا مرکز ہیں۔ احمد النہاوندی۔ سعود ابن علی۔ یحییٰ بن علی منصور اور خالد بن عبد الملک جیسے ماہرینِ علم نجوم نے انسانی علم میں بیش بہا اضافہ کیا۔ محمد ابن موسیٰ الخوارزمی نے ہندوستانی نقشہ (سدھانتا) کا ایک نیا ترجمہ کیا۔ ابو یوسف یعقوب بن اسحٰق الکندی نے مختلف مضامین مثلاً حساب۔ جیومیٹری۔ فلسفہ۔ علم کرۂ ہوائی۔ علم بصارت اور حکمت پر کم و بیش دو سو کتب سپردِ قلم کیں۔ البوشار نے زمین کا کُل محیط دریافت کیا۔ نیز البطانی۔ الکوہی۔ عبد الرشاد حسن ابن حاتم نے علم نجوم میں کافی شہرت حاصل کی۔ اور بعض یونانی غلطیوں کا ازالہ کر کے نئے نظریات سے دنیا کو روشناس کیا۔

اسی طرح ابوبکر محمد بن زکریا الرازی۔ علی ابن عباس۔ ابو علی حسن ابن سینا۔ ابو کیسیس (ابو القاسم خلف ابن عباس)۔ ابو مروان ابن ابو الملک ابن ظہر۔ عبد اللہ بن احمد ابن علی البیطار جیسے مشہور اور قابل حکیم تھے جنہوں نے علم و حکمت کی دنیا میں شہرتِ دوام حاصل کی۔

یورپ میں پہلی رصدگاہ (OBSERVATORY) عربوں نے ہی بنائی۔ آسمان کا مشاہدہ کرنے کے لئے گرالڈہ یا منارۃ السوائل ۱۱۹۰ء میں ایک مشہور ریاضی دان زبیر ابن افیعی کے زیرِ نگرانی تعمیر کیا گیا۔ جب مسلمان سپین سے نکلے گئے تو چونکہ ہسپانوی لوگ اس کے استعمال کو نہیں جانتے تھے اس لئے انہوں نے اس کو [illegible] گرجے کے گھنٹہ گھر کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا۔

ابن خلدون۔ ابن طارق مسلمہ المغربی اور شہرۂ آفاق ابن رشد علم طبیعیات (فزکس) کے چوٹی کے ماہرین تھے جو بارہویں صدی عیسوی میں سپین میں اپنے علم سے ایک عالم کو مستفید کرتے رہے —!!

(باقی آئندہ)

فریاد!

ربِّ عزّ و جلّ کی بارگاہ میں!

از محترم ثاقب صاحب زیروی۔ مدیر ہفت روزہ "لاہور" لاہور

الم گزیدہ ہیں داماں دل دریدہ ہیں
تیرے حضور میں آئے ہیں غم رسیدہ ہیں
دلوں کی بات زبانوں پہ آ نہیں سکتی
[illegible] موجِ ہوا رنگِ رُخ پریدہ ہیں
عجیب رنگِ بہاراں ہے میرے دل کی طرح
چمن کے پھول بھی افسردہ خوں چکیدہ ہیں
متاعِ کوچہ و بازار دیں ہے جن کے لئے
جہاں میں آج وہی لوگ برگزیدہ ہیں
نہ کوئی خوف دلوں میں۔ نہ احترام تیرا
ہیں بے لگام زبانیں۔ دہن دریدہ ہیں
تیرے کلام کی خدمت بھی ناروا ٹھہری
مزاجِ اہلِ زمانہ سے آبدیدہ ہیں
نگاہِ لطف بکن۔ حالِ ما مپرس زما
کہیں تو کیسے کہیں ہم زباں بریدہ ہیں
جو ربطِ خاص ہے تجھ سے کسی کو کیا معلوم
عدو سمجھتا ہے ہم۔ آہِ نارسیدہ ہیں
تُو اپنے لطف و کرم سے نواز دے آقا
جہاں کے لطف و کرم سے بہت کبیدہ ہیں
فلک کے کاہکشاں تیرے حُسن کا پرتو
یہ حرف و صوت یہاں سب تیرا قصیدہ ہیں
جھکا سکی نہ ہمیں کوئی جبر کی آندھی
تیرا کرم ہے۔ کہ اب تک بھی سرکشیدہ ہیں
زمانہ کچھ بھی کہے ہم اُسی کے ہیں ثاقب
خدا کے بعد جو ہر شئے سے برگزیدہ ہیں

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انسانِ کامل کی حیثیت میں

از محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور انبیاء کرام کو انسانوں میں ایک محوری حیثیت دے کر امتیاز بخشا لفظ انسان میں دو انسیتوں کی طرف اشارہ ہے یعنی انسان اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ دو محبتوں کا مجموعہ ہے محبتِ الٰہی اور محبتِ مخلوق۔ انبیائے کرام ان دونوں محبتوں کے اظہار کے لئے مبعوث ہوتے رہے۔ پہلے نبی اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے رہے اور مخصوص زمانے اور محدود علاقوں میں آتے رہے مگر جب اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ وقت قریب آیا کہ بنی نوع انسان ایک قوم بننے والے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال حکمت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کے نتیجہ میں سید ولد آدم سید الاوّلین و الآخرین خاتم النبیین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا جو آپ نے تعمیر کعبہ کے موقع پر فرمائی تھی قرآن مجید میں یوں مذکور ہے۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

(سورہ بقرہ ع ۱۵)

ترجمہ: اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اُٹھا رہا تھا اور اس کے ساتھ اسمٰعیل بھی اور وہ دونوں کہتے جاتے تھے اے ہمارے رب! ہماری طرف سے اس خدمت کو قبول کر تو بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے اے ہمارے رب ہم یہ بھی التجاء کرتے ہیں کہ ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بندہ بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک فرمانبردار جماعت بنا اور ہمارے مناسب حال عبادت کے طریق بتا اور ہماری طرف اپنے فضل کے ساتھ توجہ فرما یقیناً تو بندوں کی طرف توجہ کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور اے ہمارے رب! ہماری یہ بھی التجاء ہے کہ تو انہیں میں سے ایک عظیم رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے یقیناً تو ہی غالب اور حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دُعا کے نتیجہ میں انبیاء کے گروہ میں سے ایک ایسے آدم کی تخلیق کی جس میں گذشتہ تمام انبیاء کے اوصاف جمع کئے اور اسے تمام دُنیا کے لئے اور سب بنی نوع انسان کے لئے قیامت تک کے لئے ہادی اور راہبر بنا کر بھیجا۔

آپ کی ذات والا صفات میں ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حلم اور رجوع الی اللہ موجود تھا حضرت موسیٰؑ کی جرأت وجوانمردی، حضرت ہارونؑ کی نرمی حضرت ایوبؑ کا صبر و استقلال حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن حضرت داؤدؑ کی بہادری، حضرت سلیمانؑ کا رعب و دبدبہ و حزم و عدل، حضرت یحیٰؑ کی سادگی، حضرت مسیحؑ کی انکساری اور دیگر تمام انبیاء کی خصوصیات اور شمائل حسنہ حضورؐ کی ذات والا صفات میں جلوہ افروز تھے کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ایک انسان ہونے کے ناطے آپؐ نے محبتِ الٰہی کا کمال نمونہ دکھایا اور دوسری طرف مخلوقِ خدا کے ساتھ محبت اور پیار میں بھی انسانی کمالات کا مظاہرہ فرمایا۔ قرآن مجید نے اس کیفیت کو یوں بیان فرمایا ہے دَنٰی فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی یعنی آپ حقیقی انسانیت کے مظہر کامل اور حقیقی نمونہ تھے۔ ایک طرف آپؐ نے محبتِ الٰہیہ کا بے نظیر مظاہرہ کیا اور محبتِ الٰہیہ کے بے پایاں سمندر میں غوطہ لگا کر نایاب موتی حاصل کئے اور آپؐ کا محبتِ الٰہی میں غوطہ لگانا اس وجہ سے نہیں تھا کہ آپؐ گویا دنیاوی لذات سے محروم تھے اور اس محرومیت کے احساس کو دبانے کے لئے آپؐ نے محبتِ الٰہی کا کوئی ڈھونگ رچایا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپؐ کو ہر قسم کی لذتیں حاصل تھیں اور ہر قسم کے انسانی کمال سے آپؐ بہرہ ور تھے۔ چنانچہ محبتِ الٰہی کے بارہ میں جب آپؐ نے تبلیغ شروع کی تو کفارِ مکہ نے یہ سمجھ کر کہ آپؐ نے محبتِ الٰہی کا کوئی ڈھونگ رچایا ہے آپؐ کے سامنے حسین سے حسین عورت کی پیشکش کی، پھر بادشاہت کا لالچ دیا، اس کے بعد دولت کا لالچ دیتے ہوئے آپؐ کے گھر کو سونے اور چاندی سے بھرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ مگر آپؐ نے نہایت ہی اطمینان سے فرمایا کہ یہ چیزیں تو کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتیں اگر یہ لوگ سُورج کو میرے دائیں ہاتھ پر اور چاند کو بائیں ہاتھ پر رکھ دیں پھر بھی مَیں محبتِ الٰہیہ کے مظاہروں میں کوئی کمی نہیں کر سکتا محبتِ الٰہی کے اس جوش کے ساتھ آپؐ نے مخلوق کی طرف رُخ کیا اور مخلوق کے سامنے اپنا بہترین نمونہ پیش کر کے ان کو اپنی محبت سے ڈھانپ کر اپنا گرویدہ کر لیا گویا خدا اور مخلوق کے دو قوسوں کے درمیان رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بطور وتر اور واسطہ کے بن گئے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کہ ہمارا یہ رسول تمہارے لئے زندگی کے ہر شعبہ میں نمونہ ہے اور بہترین قابلِ تقلید مشعلِ راہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انسانیت کی ہر ممکن حالت طاری ہوئی اور ہر حالت میں آپؐ نے بہترین نمونہ پیش فرمایا یہ ایک طویل مضمون ہے اور انسان پر وارد ہونے والی تمام حالتوں اور ان کے بالمقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نمونہ اور آپؐ کا کردار ان پر کچھ لکھنا بڑی تفصیل چاہتا ہے اختصاراً یہ تحریر ہے کہ آپؐ انسانی زندگی کی قریباً ہر حالت سے گزر کر تمام عالم اور تمام لوگوں کے لئے ایک کامل اُسوہ اور بہترین نمونہ چھوڑ کر گئے ہیں۔

آپؐ کی پیدائش یتیمی کی حالت میں ہوئی اور اس حالت سے بادشاہ بننے تک، کٹھن اور انتہائی آلام کے زمانہ سے آسائش اور آرام کے وقت تک، بے سروسامانی کے زمانے سے جبکہ دشمن آپؐ کے خون کے پیاسے تھے اقتدار آنے تک کے تمام حالات سے گزر کر آپؐ نہایت ہی بہترین لائحہ عمل اور بہترین نمونہ چھوڑ کر گئے ہیں۔ ذرا اندازہ تو کیجئے کہ کس طرح ایک یتیم۔ بے کس اور بے لبی وجود نے ہزاروں سرکش، بہادر، بارعب سردارانِ عرب کو اپنے اُسوۂ حسنہ سے بُردبار اور ہمدردانِ اُمت بنا دیا۔

حضورؐ کے حالات کا مطالعہ کرنے سے سب سے پہلی بات یہ سامنے آتی ہے کہ آپؐ کی پیدائش سے قبل ہی آپؐ کے والد محترم کی وفات ہو چکی تھی آپؐ کی پیدائش گویا یتیمی کی حالت میں ہوئی اور ایک دن بھی آپؐ کو باپ کی محبت نہ ملی لیکن یہ امر قابلِ غور ہے کہ والد سے محروم ہونے کے باوجود اس نے کیسی زندگی گزاری کیا وہ یتیم آوارہ اور بداخلاق ہو گیا اور اپنی قوم کی نظروں سے گر گیا۔ نہیں ایسا نہیں ہوا وہ اتنا شریف اور اتنا اعلیٰ کردار کا نکلا کہ اس کا دادا حقیقی بیٹوں سے بڑھ کر اس کو پیار کرتا اور اس سے محبت کرتا تھا دادا کے بعد یہ یتیم چچا کی کفالت میں آیا تو اس نے بھی اس پر دستِ شفقت رکھا۔ مختلف تجارتی سفروں میں اسے ہمراہ لیا اور یہ سب ان اعلیٰ اخلاق اور محمود عادات کی وجہ سے تھا جو اس یتیم بچے میں پائے جاتے تھے۔

آپؐ جب کچھ بڑے ہوئے تو آپؐ کی زندگی کا یہ دَور غربت کا دَور تھا کیونکہ ایک طرف سر پر والد کا سایہ نہیں تھا اور دادا کی بھی وفات ہو چکی تھی۔ چچا کثیر العیال اور غریب تھے آپؐ کے اس دَور کے مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس دَور میں غرباء کے لئے آپؐ نے عظیم نمونہ چھوڑا ہے اس دَور میں آپؐ نے بتایا کہ انسان کتنی بھی غربت میں سے گزرتا ہو اسے محنت کر کے اپنا پیٹ پالنا چاہئیے اور کبھی محنت میں اپنی کسرِ شان نہیں سمجھی چاہئیے آپؐ فرماتے ہیں مَیں اس زمانہ میں مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور چند پیسوں کے عوض یہ کام مَیں کیا کرتا تھا اور اس طرح اپنا بسر اوقات کرتا تھا۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے افضل کھانا وہ ہے جو اپنے ہاتھ کی کمائی سے ہو۔

جب آپؐ جوان ہوتے ہیں تو آپؐ ایک مالدار عورت کی مُلازمت کرتے ہیں اس کے پیسے سے تجارت کرتے ہیں اور اس قسم کے پیشے اختیار کر کے دُنیا کے غریب نوجوانوں کے سامنے یہ نمونہ ظاہر کرتے ہیں کہ انسان کے لئے کسی پیشے اور کسی کام میں کوئی عیب نہیں۔ کاش مسلمان حضورؐ کے اس نمونہ پر عمل کرتے غیر قوموں نے مختلف پیشوں کو اختیار کیا اور وہ دنیا میں ترقی کر گئے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان اسوۂ رسولؐ کو چھوڑنے کی وجہ سے بیکار پھر رہے ہیں اور بھوک مر رہے ہیں۔

آپؐ جب اور بڑے ہوئے اور آپؐ نے اپنی قوم پر نگاہ کی تو اپنی قوم کو مختلف بدیوں میں مبتلا پایا اور آپؐ نے مذاکے

حکم کے مطابق ان کی اصلاح کا کام شروع کیا اور اس کام میں آپؐ کو بڑی بڑی مشکلات پیش آئیں آپؐ نے ان سب مشکلات میں وسیع حوصلگی اور توکل علی اللہ اور ہر ایک کے ساتھ بہترین محبت کا مظاہرہ کیا۔ توحید باری تعالیٰ کی تبلیغ اور پرچار کرنے پر مکہ والوں نے آپؐ کو قتل کرنے کا پروگرام بنایا۔ آپؐ کو بارگاہ خداوندی سے ہجرت کی اجازت ملی اور اس موقع پر آپؐ نے اپنے ایک ساتھی حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ لیا اور مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک غار میں پناہ لی دشمنی سراغ رسانوں کو ساتھ لے کر موقعہ پر عین اس غار کے مونہہ میں پہنچ گئے آپؐ کے ساتھی حضرت ابوبکرؓ نے گھبراہٹ کا اظہار کیا لیکن آپؐ نے ان کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ بالکل نہ گھبراؤ ہم کو خدا ہمارے ساتھ ہے اور پھر خدا تعالیٰ نے بھی ایسے سامان کر دیئے کہ دشمنوں کو یہ یقین ہو گیا کہ آپؐ اس غار میں نہیں وہ واپس ہو گئے اور آپؐ بخیر و عافیت مدینہ پہنچ گئے۔

آپؐ کی مشکلات کا یہ دور کافی لمبا تھا لیکن یہ دور آپؐ نے توکل علی اللہ اور خدا پر کامل یقین کرتے ہوئے گزارا اور بالآخر اس خدا نے اس مشکلات کے دور کو دور فرمایا۔ خدا پر آپؐ کے اس یقین کو دیکھ کر اور آپؐ کے نیک نمونہ کو دیکھ کر فسق و فجور میں ڈوبی ہوئی قوم خدا پر ایمان لے آئی اپنی بدیوں کو چھوڑ کر وہ قوم تقویٰ اور طہارت کے اونچے مقام پر پہنچ گئی۔

اہل عرب میں جو برائیاں تھیں ان میں سے ایک اہم برائی باہم دشمنی اور جنگ و جدال کرنا تھا۔ عرب قبائل ایک دوسرے کے سخت دشمن تھے اور ہمیشہ برسرپیکار رہتے تھے آپؐ کی قوت قدسی اور آپؐ کے پاک نمونہ کی یہ برکت تھی کہ ان خونخوار لوگوں کو آپؐ نے بھائی بھائی بنا دیا اور وہ ساری عداوتیں مفقود ہو گئیں جو سالہا سال سے چلی آرہی تھیں۔ قرآن مجید میں اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ فرماتا ہے۔

وَكُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا

یعنی تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں الفت و محبت ڈالی اور تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے یہ خدا کی نعمت اور اس کا فضل تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہونے کے باوجود یہ قوم خدا کی توحید چھوڑ کر بتوں کی پجاری بن چکی تھی اور یہ بھی ایک اہم برائی اس قوم میں آچکی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپؐ کی انتھک محنت اور آپؐ کے نمونہ کو دیکھ کر یہ قوم جو بتوں سے مرادیں مانگتی اور ان کے آگے سجدہ ریز ہوتی تھی خدا کی درگاہ میں جھکنے والی بن گئی۔ جیسا کہ قرآن مجید بیان کرتا ہے

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ

ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) واقعی خدا کا فرستادہ ہے جو لوگ اس کے ساتھ ہیں وہ آپس میں ایک دوسرے پر مہربان ہیں اور اپنے اعلیٰ کردار اور یقین واثق کی وجہ سے کفار کا اثر قبول نہیں کرتے اور ان پر زیادہ اثر ڈالتے ہیں۔ اے مخاطب تو دیکھتا ہے کہ وہ خدا کی درگاہ میں جھکتے اور سجدہ کرتے ہیں خدا کے فضل اور اس کی رضامندی کے خواستگار ہیں خدا کی اطاعت اور اس کے نشانات ان کے چہروں پر نمودار ہیں۔

غربت۔ مصائب و مشکلات کے دور کے بعد آپؐ پر وہ زمانہ بھی آیا کہ آپؐ بحیثیت فاتح کے مکہ میں اپنے دس ہزار قدوسیوں اور صحابہؓ کے ساتھ داخل ہوئے اور آپؐ بادشاہ بن گئے مکہ فتح کرنے پر آپؐ اپنے دشمنوں کو معاف کر کے انہیں اسلامی سوسائٹی میں اعلیٰ مقام عطا فرماتے ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلامی لشکر جب مکہ کے قریب پہنچا تو ابوسفیان جو چھپ کر اسلامی لشکر کا اندازہ لگا رہا تھا گرفتار کر لیا گیا اسے جب آنحضرت صلعم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو حضرت عمرؓ نے اس کو مارنے کی اجازت مانگی لیکن حضرت عباسؓ نے یہ درخواست کی کہ اس کی جان بخشی کی جائے چنانچہ حضورؐ نے ابوسفیان جیسے دشمن کو یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ جاؤ اللہ تمہیں معاف کرے۔

فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ عثمان بن طلحہ سے جو کلید بردار تھے کنجی طلب کی خانہ کعبہ کا دروازہ کھولا۔ حضرت بلالؓ و طلحہؓ کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔ تکبیر کہیں خانہ کعبہ کا طواف فرمایا مقام ابراہیم پر نماز ادا کی خانہ کعبہ سے بت نکال دیئے اور بعد ازاں ایک تاریخی خطبہ پڑھا۔

"لوگو سنو بیشک تمہارا رب ایک ہے اور بڑا اعلیٰ ایک ہے سب انسان آدم کی اولاد ہیں۔ آدم مٹی سے بنے تھے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں وہی معزز ترین ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر شرف حاصل نہیں اور نہ سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت ہے برتری صرف تقویٰ کے سبب ہے۔" (ابن ہشام)

خطبہ کے بعد آپؐ نے مجمع کی طرف دیکھا ان میں قریش کے وہ سردار بھی تھے جنہوں نے اپنا سارا زور اسلام کے مٹانے میں اور آنحضرت صلعم کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو دکھ دینے میں صرف کیا تھا اور انہیں کے دکھوں کی وجہ سے آپؐ اپنے وطن عزیز کو چھوڑنے پر مجبور ہوئے تھے حضورؐ نے ان سب کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں؟ وہ سب بول اٹھے آپؐ شریف ہیں شریف کے بیٹے ہیں آپؐ سے ہمیں شریفانہ سلوک کی توقع ہے یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا۔ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ اِذْهَبُوا أَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ "میں آج تمہیں کوئی سرزنش نہیں کرتا جاؤ تم آزاد ہو۔"

اور پھر حضورؐ کی زیر شفقت مختلف اقوام اور نسل کے لوگوں نے مکہ اور مدینہ میں اخوت اور یک رنگی کی پاک زندگی کے مزے اٹھائے۔

حضورؐ کا یہ خطبہ حقوق انسانی کا ایک چارٹر ہے اور ہر زمانہ میں ان حکمرانوں کے لئے راہنمائی کرتا ہے جو انسانوں کے حاکم ہیں۔ سرزمین ایران میں پچھلے دنوں ایک زبردست انقلاب ہوا خمینی برسر اقتدار آئے لیکن افسوس برسر اقتدار آنے کے بعد انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا نہیں کی اگر خمینی صاحب اپنے دشمنوں کو معاف کر دیتے تو ایران کی آج یہ بری حالت نہ ہوتی بلکہ جس طرح مکہ اور مدینہ میں فتح مکہ کے بعد خوشحالی کی زندگی لوگوں نے بسر کی اسی طرح ایران میں خوشحالی ہوتی۔ لیکن افسوس کہ خمینی صاحب نے اسوۂ رسولؐ کو چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کی اور ایک زبردست اسلامی ملک کی حیثیت اور اقتصادیات کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کردار اس بارہ میں دکھایا ہے وہی دنیا میں امن قائم کرنے والا ہے چنانچہ جرمن مستشرق ز دیمر اپنی کتاب "محمد اور اس کے کارنامے" میں لکھتا ہے۔

"آپؐ کا کردار آپؐ کے پیروؤں کے لئے ایک معیار کی حیثیت رکھتا تھا دشمنوں کی دشمنی جب تک سرد نہ پڑ گئی آپؐ نے بے جگری کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا اور خوف کو ان کے قریب نہ پھٹکنے دیا مفتوحین پر آپؐ مہربان تھے اور تمام غیر مسلموں کے حق میں سخاوت اور رواداری کے مظہر جب اپنے عقائد کی تبلیغ کے دوران حالات سے مجبور ہو کر آپؐ کو تلوار ہاتھ میں لینا پڑی تو آپؐ نے ان لوگوں کو جن پر فتح پائی معاف کر دیا اور کسی طرح بھی نیا مذہب اختیار کرنے پر مجبور نہیں کیا۔"

آپؐ کی حیات طیبہ بے شمار نمونوں سے لبریز ہے پاکوں کا یہ سردار واقعی ایک کامل انسان تھا آپؐ کا ہر نمونہ قیامت تک راہبری کرتا رہے گا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ہے عرش پر مقام رسولِ کریمؐ

از محترم عبدالحمید خان صاحب شوقؔ

لازم ہے احترام رسولِ کریمؐ کا — ہے عرش پر مقام رسولِ کریمؐ کا

ہر ذرۂ کائنات کا پڑھنے لگا درود — نکلا جو منہ سے نام رسولِ کریمؐ کا

دونوں جہان بنے تو بنے آپؐ کے لئے — ارض و سما ہے تمام رسولِ کریمؐ کا

ختم الرسل حضورؐ کی ہے ذات لاجواب — مافوق ہے مقام رسولِ کریمؐ کا

صلِّ علیٰ کا ورد ہے میری زبان پر — لب پہ ہے میرے نام رسولِ کریمؐ کا

دونوں جہاں میں اسم محمدؐ کی روشنی — دونوں جہاں میں نام رسولِ کریمؐ کا

کس درجہ نرم ہو گئے سنتے ہی سنگدل — شیریں ہے وہ کلام رسولِ کریمؐ کا

پڑھتا ہے خود خدا بھی درود آپؐ پر مدام — کتنا ہے احترام رسولِ کریمؐ کا

میری زباں پہ شوقؔ یہی رہتا ہے ذکر پر

دن رات، صبح و شام رسولِ کریمؐ کا

وادیٔ فاراؔن اور ظہورِ قدسی

از محترم شیخ عبد القادر صاحب ۔ نواں کوٹ ـــــ لاہور

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آخری وصیت میں ایک مشہور پیشگوئی ہے جو علامت کے پیرایہ میں بیان ہوئی ہے۔

"خداوند سینا سے آیا
اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا
فاراؔن کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا
دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا
اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت
ان کے لئے تھی" (استثناء ۳۳/۲)

۷۵ سال کے بعد

یہ سب سے پرانا اردو ترجمہ ہے۔ ۷۵ سال کے بعد اس ترجمہ میں ایک تبدیلی کی گئی ۔

دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا

کی بجائے

اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا

کے الفاظ میں ترجمہ ہو گیا (کلام حق ۔ اگست ستمبر ۱۹۸۱ء گوجرانوالہ) کا اصرار ہے کہ یہی ترجمہ صحیح ہے۔ ۷۵ سال کے بعد سجدۂ سہو قبول ہونا چاہیئے ۔ مقصد یہ ہے کہ یہ علامت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی طور چسپاں نہیں ہوتی ۔ کیونکہ فتح مکہ کی ساعتِ سعد میں آپؐ کے ہمرکاب دس ہزار صحابہ تھے ۔ لاکھوں نہیں تھے ۔ "کلام حق" پر رحم آتا ہے ـــــ انہیں یہ معلوم نہیں کہ علماءِ اہلِ کتاب الٹی زقند لگا کر پھر پہلی پوزیشن پر آ گئے ہیں۔ یونائیٹڈ بائیبل سوسائٹیز نے ایک نیا بائیبل کا ترجمہ علماءِ عصرِ حاضر سے کروایا ہے جو کہ

GOOD NEWS BIBLE
TODAY'S ENGLISH
VERSION.

کی صورت میں ۱۹۷۶ء میں منظرِ عام پر آیا ۔ اور امریکن بائیبل سوسائٹی (نیویارک) نے اسے شائع کیا ہے اور اس میں نقشے (MAPS) برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی نے مہیا کئے ۔ یہ ترجمہ ساری دنیا میں پھیلا دیا گیا ۔ کیونکہ یونائیٹڈ بائیبل سوسائٹی دنیا کے ۱۵۰ ممالک کی نمائندہ ہے ۔ اور پراٹسٹنٹ دنیا میں ساری بائیبل سوسائٹیز اس ترجمہ کی اشاعت کر رہی ہیں ۔ آج علماءِ بائیبل نے ایک اَور سجدۂ سہو کیا ۔ اور نئے ترجمہ میں تورات کے حاشیہ پر لکھ دیا کہ یہاں متن اتنا واضح نہیں ہے ۔ کہ "دس ہزار" کا "لاکھوں" پڑھا جائے ۔ "دس ہزار" ہی درست معلوم ہوتا ہے ۔ اس لئے ہم نے "دس ہزار" برقرار رکھا ہے ۔ نیا ترجمہ ان الفاظ میں ہے :-

TEN THOUSADE ANGELS
WERE W[illegible] HIM A
FLAMIN[illegible] [illegible]RE AT
HIS RIG[illegible] HAND.

حاشیہ پر نوٹ ۔

PROBAFL[illegible] TEXT TE[illegible]
THOUSAN[illegible] HEBRE[illegible]
UNCLEAR.

عبرانی متن غیر واضح ہے ۔ امکانِ غالب ہے کہ متن میں "دس ہزار" ہے ۔

اب "کلامِ حق" کو [illegible] سہو قبول کر لینا چاہیئے ۔ اسلامی علم کو [illegible] دنیا کے سامنے پیش کرنے والوں کو گالیاں [illegible] کا کوئی فائدہ نہیں ۔ ہمارے خمیر میں نفرت ہی کے لئے نہیں ۔ محبت سب کے لئے ہے ۔ منہ بگاڑنے سے حاصل ۔ جبکہ ہے

دشنامِ یار طبعِ حزیں پر گراں نہیں

دوسرا اعتراض

"کلامِ حق" کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ تجلی فاران کے ذکر میں سرے سے کوئی پیشگوئی نہیں ہے ۔ اس کے جواب میں گزارش ہے کہ انبیائے بنی اسرائیل نے اسے ایک علامتی بشارت سمجھا اور اپنی پیشگوئیوں میں تجلی فاران کو دہرایا ۔

آج سے اڑھائی ہزار سال پہلے بنی اسرائیل میں ایک پیغمبر ہو گزرے ہیں ان کا نام نامی "حبقوق" تھا ۔ وہ بائیبل کے بارہ[12] انبیائے اصغر میں سے ایک ہیں ۔ ان کا صحیفہ عہد عتیق میں شامل ہے ۔

صحیفہ حبقوق میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے :-

"خدا تیمان (یعنی جنوب) سے آتا ہے
اور القدوس کوہ فاران سے ۔ اس کی تجلی
سے افلاک ملبّس ہیں ۔ اس کی تحسین
سے زمین معمور ہے ۔ اس کی رونق نور کی
تائید ہے ۔ اس کے ہاتھ سے کرنیں
نکلتی ہیں ۔ اور اس میں اس کی قدرت
نہاں ہے ۔"

حبقوق تین باب میں ۱۹ آیات پر مشتمل ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے ۔ جس کا حرف حرف ختمی مآب سیدِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مقدسہ پر منطبق ہے ۔ یہ ترجمہ کلامِ مقدس مطبوعہ سوسائٹی آف سینٹ پال روما ۱۹۵۸ء سے مقتبس ہے ۔

بائیبل کے نئے ترجمہ کے علماء نے بھی حبقوق نبی کے حوالہ کو ایک پیشگوئی قرار دیا ۔ GOOD NEWS BIBLE میں ترجمہ یہ ان الفاظ میں ہے :-

THE HOLY GOD IS COM-
ING FROM THE HILLS
OF PARAN HIS SPLEND-
OUR COVERS THE HEAVENS
AND THE EARTH IS FULL
OF HIS PRAISE.

صاف ظاہر ہے کہ کلیم اللہ کے آٹھ سو سال بعد حبقوق نبی کو بھی خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان تجلی کا انتظار ہے جو کہ فاراؔن سے ظاہر ہونے والی ہے ۔ جس کے باعث زمین خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر جائے گی ۔

تیسرا اعتراض

تیسرا اعتراض یہ ہے کہ فاراؔن کا کوئی تعلق پیغمبرِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے ۔ "کلام حق" والے شاید نہیں پڑھتے ۔ تو کلامِ حق ہی بغور نہیں پڑھتے ۔ تورات میں "فاراؔن" ایک علامت ہے ۔ ہاجرہ کے لئے ۔ ان کے بیٹے اسماعیلؑ کے لئے ۔ یقین نہ آئے تو تورات پڑھ لیں :-

"اور خدا کے فرشتے نے آسمان
سے ہاجرہ کو پکارا ۔ اور کہا ۔
اے ہاجرہ ! تو کیا کر رہی ہے
نہ ڈر ۔ کہ خدا نے لڑکے کی آواز
جہاں سے کہ وہ پڑا ہے ۔ سن
لی ۔ اٹھ لڑکے کو لے اور اس
کا ہاتھ پکڑ ۔ کیونکہ میں اس کو
ایک بڑی قوم بناؤں گا ـــــ
اس نے پانی کا ایک کنواں دیکھا
اور جا کر وہاں سے مشکیزہ بھرا
اور لڑکے کو پانی پلایا ۔ اور خدا
اس لڑکے کے ساتھ تھا اور وہ
فاراؔن کے بیابان میں رہا کرتا
اور اس کی ماں نے ایک مصر
سے اس کے لئے بیوی لی ۔"
(پیدائش ۲۱/۲۱-۱۷)

ظاہر ہے کہ فاراؔن ہاجرہ اور اس کے فرزند کے لئے ایک قطعی علامت ہے ۔ فاراؔن سے مراد "بنو اسماعیل" ہیں جس طرح سینا سے مراد بنی اسرائیل ہیں ۔

چودہ سو سال قبل بھی

"کلام حق" کو معلوم ہونا چاہیئے کہ بشارت فاراؔن کو کچھ ہمیں چسپاں نہیں کر رہے ۔ آج سے چودہ سو سال پہلے وہ علماءِ بنی اسرائیل جو کہ اسلام کی آغوش میں آ گئے وہ بھی اس پیشگوئی کے داعی تھے ۔

حدیث میں ہے کہ سب سے اول عبد اللہ بن سلام نے یہ استدلال کیا کہ تجلی فاران سے مراد ظہورِ قدسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ۔ (کتاب نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص۲۳)

یہاں یہ بتانا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ "دس ہزار قدسیوں" والی علامت کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے خوب صورت اشعار میں پیش کیا ہے ۔ "غزل الغزلات" کے پانچویں باب میں ہے :-

"وہ دس ہزار میں علَم کی طرح ممتاز ہے ۔"

آخر میں ہے :-

ہاں وہ بہر طور محمدیم ہے
اے یروشلم کے بیٹو !
یہ ہے میرا محبوب
یہ ہے میرا جانی

ظاہر ہے کہ تورات سے غزل الغزلات تک ایک سراپا حمد و تعریف پیغمبر کا انتظار ہے ۔ وہ محبوبِ خدا **محمد عربی** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں تو اور کون ہے ؟ کیونکہ

محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

اَحادیثِ نبویؐ

"وہی میرے ہیں اور میں اُن کا ہوں"

از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ

ہمارے سید و مولا حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

● قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم انّ من اعلام السّاعۃ واشراطھا ان یکون المؤمن فی القبیلۃ اذلّ من النقد والنقد بالتحریک الجنس الردیٔ من الغنم (طبرانی)

(مطابقۃ الاختراعات العصریۃ لما اخبرہ سید البریۃ ص ۱۰۰ تالیف امام ابی الفیض احمد بن محمد ایڈیشن چہارم ۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۸ء مطبوعہ قاہرہ مصر)

ترجمہ:۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں اور اس کے شرائط میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ اس وقت مومن اپنی قوم میں گھٹیا قسم کی بھیڑ بکریوں سے بھی زیادہ ذلیل سمجھا جائے گا۔

● قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیظھر شرار اُمّتی علیٰ خیارھم حتّی یستخفی فیھم المؤمن کما یستخفی فیکم المنافق الیوم

(ابو شعیب الحرانی (مطابقۃ الاختراعات العصریۃ لما اخبرہ سید البریۃ ص ۹۹ تالیف امام ابو الفیض احمد بن محمد ایڈیشن چہارم ۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۸ء مطبوعہ مصر)

ترجمہ:۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کے شریر لوگ اپنے نیک لوگوں پر اس حد تک مسلط ہو جائیں گے کہ اس وقت مومن اس طرح اپنا سر چھپانے پر مجبور ہو جائیں گے جس طرح آج تمہارے اندر منافق پوشیدہ رہتے ہیں۔

● انّ من اُمّتی لرجالا الایمان فی قلوبھم من الجبال الرواسی ابن جریر عن ابی اسحاق السبیعی مرسلا

(کنز العمال جلد ۶ ص ۲۲۵ مطبوعہ حیدر آباد دکن)

ترجمہ:۔ یقیناً میری اُمت میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے دلوں میں ایمان غیر متزلزل پہاڑوں سے بھی زیادہ مستحکم ہے

● اشدّ اُمّتی لی حبًّا قوم یکونون بعدی یودّ احدھم انّہ فقد اھلہ ومالہ وانّہ رآنی

(مسلم عن ابی ذر۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۲۳۱)

ترجمہ:۔ سب سے بڑھ کر مجھ سے محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے اُن میں سے ہر ایک کی یہ دلی تمنا ہوگی کہ کاش اُس کے اہل و عیال اور مال و دولت قربان ہو جائیں اور وہ میری زیارت کر سکے۔

● سیکون بعدی ناس من اُمّتی یسدّ اللہ بھم الثغور یؤخذ منھم الحقوق ولا یعطون حقوقھم اولٰئک منّی وانا منھم (ابن عبد البر فی الصحابۃ عن زید العقیلی کنز العمال جلد ۶ ص ۲۳۶)

ترجمہ:۔ میرے بعد میری اُمت کے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسلام کی سرحدوں کی حفاظت کرے گا اُن سے اپنے حقوق تو لے لئے جائیں گے مگر ان کے حقوق انہیں نہیں دیے جائیں گے مگر یاد رکھنا وہی میرے ہیں اور میں اُن کا ہوں

ہم پہ کرم کیا ہے خدائے غیور نے
پورے ہوئے جو وعدے کئے تھے حضورؐ نے

اخبارِ قادیان

★ ۔ محترم پیر معین الدین صاحب آف ربوہ (داماد حضرت مسیح موعود رضی اللہ عنہ) جو اپنی اہلیہ محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ اور بچوں کے ہمراہ مورخہ ۱۰؍۱۲؍۸۱ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے تھے مورخہ ۲۱؍۱۲؍۸۱ کو واپس تشریف لے گئے مورخہ ۱۲؍۱۲؍۸۱ کو آنمحترم کی صدارت میں بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم اور عزیز بشیر احمد صاحب کی نماز پر مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مہتمم مقامی اور مکرم عبد المالک صاحب نائب قائد خالد(؟) شعبہ الاذہان لاہور کی تقاریر کے بعد آپ نے بیش قیمت خدام و اطفال کو زریں نصائح سے نوازا۔

★ ۔ مکرم ڈاکٹر قمر الدین صاحب اپنی صدر جماعت احمدیہ ہڈرز فیلڈ انگلستان جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے بعد مورخہ ۲۰؍۱۲؍۸۱ کو قادیان آئے اور مورخہ ۲۴؍۱۲؍۸۱ کو واپس تشریف لے گئے مورخہ ۲۰؍۱۲؍۸۱ کو آپ نے بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں جلسہ سالانہ ربوہ کے ایمان افروز حالات سُنائے۔ اسی طرح مکرم مولوی عبد الوہاب ... صاحب آف تنانا مورخہ ۳۰؍۱۲؍۸۱ کو آکر ۳۱؍۱۲؍۸۱ کو واپس تشریف لے گئے مورخہ ۳۱؍۱۲؍۸۱ کو بعد نماز فجر موصوف نے جلسہ سالانہ ربوہ کے حالات سُنائے۔

★ ۔ مکرم جلال الدین صاحب بورے آف لندن، مکرم نذیر احمد صاحب آرچرڈ ابن محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مقیم سکاٹ لینڈ اور مکرم سید رشید طارق صاحب آف کراچی اپنی والدہ محترمہ کے ہمراہ مورخہ ۳۱؍۱۲؍۸۱ کو قادیان آئے۔ مورخہ یکم جنوری ۸۲ء کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی کی زیر صدارت ایک اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد ہر سہ مہمانان کرام نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بعض ایمان افروز حالات سُنائے۔ مکرم جلال الدین صاحب بورے اور مکرم نذیر احمد صاحب آرچرڈ مورخہ ۲؍۱؍۸۲ کو واپس تشریف لے گئے۔

★ ۔ مورخہ ۲؍۱؍۸۲ کو مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں ایک اجلاس مکرم سید رشید احمد صاحب طارق قائد مجلس کراچی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم، مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ اور مکرم سید رشید احمد صاحب طارق نے اطفال سے خطاب کیا۔

★ ۔ مورخہ ۲۱؍۱۲؍۸۱ کو مختلف کالجوں کی قریباً تین صد طالبات جو این۔ سی۔ سی کیمپ میں شمولیت کے لئے قادیان آئی ہوئی تھیں مقامات مقدسہ کی زیارت کی غرض سے محلہ احمدیہ میں آئیں جنہیں نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد پر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے جماعتی معلومات فراہم کیں۔

★ ۔ مذکرہ بالا مہمانانِ کرام کے علاوہ عرصہ زیر اشاعت کے دوران مکرم ناصر احمد صاحب حبشی اور مکرم فرید احمد صاحب آف نائیجیریا، مکرم منظور میاں صاحب آف لندن، مکرم سے بی ارشد صاحب آف لندن مع فیملی، جامعہ احمدیہ ربوہ کے تین افریقی طالب علم مکرم عبد الکریم صاحب، مکرم حافظ مصلح الدین صاحب اور مکرم عبد الغنی صاحب۔ مکرم عبد الوحید صاحب پرویز آف لندن مع اہلیہ و بچگان اسی طرح محترم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا کے تین صاحبزادے مکرم سلیم احمد صاحب ناصر، مکرم نسیم احمد صاحب طاہر اور مکرم الحاج کریم ظفر صاحب مع اہلیہ و بچگان آف امریکہ مکرم برادر عبد السمیع صاحب آف لاہور۔ مکرم مبارک علی صاحب اور مکرم غلام محمد صاحب آف بنگلہ دیش زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

دُعائے مغفرت

خاکسار کی بھاوجہ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ احمد حسین صاحب مورخہ ۲۹؍۱۲؍۸۱ کو ربوہ میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، دعاگو اور نیک احمدی خاتون تھیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے ان کی تدفین مقبرہ بہشتی ربوہ میں ہوئی بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دُعاؤں کا خواستگار ہوں کہ مولا کریم اپنے فضل سے مرحومہ کی مغفرت فرمائے، بلندی درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ خاکسار: قریشی سعید احمد درویش قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی!!

از مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان

اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شریعت عطا کی وہاں نوع انسانی کے لئے کامل نمونہ بنا کر مبعوث فرمایا ارشاد ربانی ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ یعنی تمہارے لئے یہ رسول کامل نمونہ ہے۔ جس جہت سے دیکھو حضور کی زندگی [illegible] کامل نمونہ ہے [illegible] فخر سے [illegible] بادشاہ [illegible] نمونہ [illegible] حضور کی [illegible] سے پہلو یا [illegible] میں حضرت [illegible] اپنے [illegible] ہوں اور [illegible] حضور کی [illegible] زندگی۔

حضور نے فرمایا کہ سادگی ایمان سے ہے [illegible] اور حدیث میں ہے کہ خیر الامور اوسطہا یعنی ہر امر میں سادگی اور میانہ روی اختیار کرو اور اسی میں بھلائی ہے۔ حضور نے ہر کام میں سادگی اور اعتدال کو مدنظر رکھا اور افراط و تفریط سے منع فرمایا [illegible] سادگی سے زندگی شروع کی [illegible] پر سادگی گزار دیا [illegible] ہر جہت سے [illegible] نمونہ [illegible] اور یہ حق ہے کہ ان کی اتباع سے ہی ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو انسانی زندگی کے بالعموم تین پہلو بہت نمایاں ہیں۔ ایک پہلو اس کا رہنا سہنا یعنی لباس و رہائش دوسرا پہلو کھانا پینا اور تیسرا [illegible] ہے۔ آئیے حضور کی زندگی کا ان پہلوؤں سے جائزہ لیں کہ حضور نے اپنی زندگی ان پہلوؤں سے کیسے گزاری تھی۔ وباللہ التوفیق۔

یاد رہے [illegible] ابتدا سے ہی [illegible] حضور کا رہن سہن نہایت سادہ تھا۔ رہنے کے لئے قصر و ایوان نہ تھے بلکہ دو چھوٹے چھوٹے حجرے [illegible] [illegible] باز [illegible] مسجد نبوی [illegible] بنی ہوئی تھی [illegible] حضور کا [illegible] تھا اور دن کا [illegible] اس میں گزرتا تھا۔ [illegible] کھجور کی شاخوں کے پتوں سے ڈھکی ہوئی تھی جو بارش میں ٹپک پڑتی تھی اور مسجد میں بیٹھنے کے لئے بھی ایک چٹائی تھی جو کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی تھی۔ اسی پر آپ استراحت بھی فرمایا کرتے تھے۔ ایک بار جب حضور اس پر لیٹ کر اٹھے تو چٹائی کے نشان جسم اطہر پر ظاہر ہو گئے حضرت عمرؓ یہ دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے اور کہا کہ حضور قیصر و کسریٰ کے لئے تو حریر و پرنیاں ہیں۔ لیکن حضور کے لئے جو تمام دنیا کے بادشاہ ہیں صرف چٹائی۔ کہا ہم حضور کے لئے کوئی نرم سا گدا نہ بنوا دیں۔ فرمایا اے عمر [illegible] یہ دنیا دنیا والوں کے لئے ہے اور ہمارے لئے تو خدا اور اس کی رضا ہی کافی ہے۔ پھر یہ بھی آتا ہے کہ ایک بار حضرت عمرؓ نے اپنی بیٹی حفصہ (ام المومنین) سے پوچھا کہ حفصہ بتاؤ کہ حضور کا عمدہ سے عمدہ لباس کیا تھا تیرے گھر میں؟ فرمایا دو کپڑے گیروے رنگ کے تھے جن کو حضور جمعہ کے دن یا کسی [illegible] پہنتے تھے۔ پھر پوچھا کونسا عمدہ سے عمدہ کھانا حضور نے تیرے ہاں نوش فرمایا۔ کہنے لگیں کہ ہمارا کھانا جو کی روٹی تھی۔ ایک بار گھی کے ڈبہ کی تلچھٹ روٹی پر الٹ دی تو حضور نے بڑے لطف سے کھایا اور دوسروں کو بھی کھلایا۔ پھر پوچھا کونسا عمدہ سے عمدہ بچھونا ہوتا تھا۔ عرض کیا کہ ایک ٹاٹ تھا جسے گرمی میں دوہرا کر کے بچھا لیتے تھے اور سردیوں میں آدھا نیچے اور آدھا اوپر لے لیتے تھے۔ ایک دن میں نے اس کی چار تہیں کر کے حضور کے نیچے بچھا دیا تاکہ نرم رہے۔ صبح اٹھ کر دریافت کیا کہ حفصہ تم نے رات میرے نیچے کیا بچھا دیا تھا۔ میں نے کہا حضور وہی ٹاٹ تھا جو روز بچھایا کرتی ہوں البتہ کل شب میں نے اس کی چار تہیں کر دی تھیں تاکہ ملائم رہے فرمایا اسے ویسا ہی کر دو جیسا کہ تھا کیونکہ اس کی نرمی نے میری نماز میں ڈھیل ڈال دی۔

غور فرمائیے کہ یہ سادگی اور بے تکلفی کی کتنی عظیم مثال ہے۔ اور جب آپ فوت ہوئے تو [illegible] حضرت عائشہ کے گھر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کا ایثار بھی بے نظیر تھا۔ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک لڑکے نے عرض کی کہ میری ماں نے قمیص [illegible] مانگا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تھوڑی دیر [illegible] اگر اپنا وہ تھوڑی دیر کے بعد حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری ماں نے پیرہن قمیص کے لئے مجھے دوبارہ بھیجا ہے۔ آپ فوراً تشریف لائے اور بدن اطہر سے پیرہن اتار کر اس بچے کے حوالے کیا۔ حالانکہ اس کے سوا آپ کے پاس اور پیرہن نہ تھا۔ جب نماز کا وقت ہوا حضرت بلالؓ نے اذان دی۔ لوگوں نے کچھ دیر آپ کا انتظار کیا۔ جب آپ تشریف نہ لائے تو سب بے قرار ہو کر گھر حاضر ہوئے وہاں دیکھا تو آپ تشریف فرما ہیں۔ فوراً کرتے کا انتظام کیا گیا۔ اس کو پہن کر حضور مسجد میں تشریف لے گئے۔ کیا اس سے زیادہ سادگی اور ایثار کی مثال دنیا میں مل سکتی ہے

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے کچھ عرصہ بعد ایران سے چپاتیاں آئیں اور ان سے باریک آٹا پسنے لگا ایسے آٹے سے بنی [illegible] حضرت عائشہؓ نے روٹیاں بنائیں تو کھانے سے پہلے ان روٹیوں کو دیکھ کر آبدیدہ ہو گئیں۔ اور کہنے لگیں کہ کاش یہ چکیاں اس وقت آتیں جب حضور زندہ تھے تو ہم ان کو نرم نرم روٹیاں پکا کر کھلاتی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضور گھر پہ رہتے تو ہم لوگوں کا ہاتھ بٹاتے۔ اپنا کام خود کرتے اپنا جوتا خود گانٹھتے۔ کپڑوں کو پیوند بھی خود لگاتے اور بکری کا دودھ بھی خود دوہتے

ایک حدیث میں فرمایا کہ جس شخص نے شہرت کے خیال سے کوئی کپڑا پہنا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو ذلت اور رسوائی کا لباس پہنائے گا اور جس نے ریشم پہنا [illegible] آخرت میں [illegible] ایک اور حدیث میں ہے آیا ہے کہ تم سادگی اور اعتدال اختیار کرو اللہ تعالیٰ کو [illegible] میں پسند [illegible] جب تک [illegible] [illegible] ایک [illegible] اور حدیث میں [illegible] اعتدال [illegible] ہیں۔ کیا [illegible] اعتدال [illegible] اچھا ہے [illegible] اعتدال [illegible] [illegible] [illegible]

اور لے جا کر فروخت کیا۔
ایک دن ایک [illegible] حضور کی خدمت میں [illegible] [illegible] حضور کے حکم سے [illegible] [illegible] قیمت فروخت میں سے [illegible] کر دیا۔ پھر حضور کو اطلاع دی [illegible] ہے۔ حضور نے فرمایا جب تک یہ [illegible] سے میں گھر نہیں جاؤں گا۔ چنانچہ آپ نے وہ رات مسجد میں بسر کی۔ دوسرے دن حضرت بلالؓ نے اطلاع دی کہ باقی رقم تقسیم ہو چکی ہے۔ حضور نے یہ خبر سن کر خدا کا شکر ادا کیا اور گھر تشریف لے گئے۔ حالانکہ اس روز حضور کے گھر کھجوروں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

سادگی کی ایک اور مثال کتنی ایمان افروز ہے کہ ایک سفر میں صحابہ کرامؓ نے بکری ذبح کی اور پکانے کے لئے اپنے اپنے کام بانٹ لئے۔ حضور نے فرمایا کہ میں جنگل سے ایندھن لاؤں گا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ تشریف رکھیں۔ ہم سب کام خود کر لیں گے۔ حضور نے فرمایا۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ میں تم میں سے خود کو ممتاز کروں۔

باوجود اس امر کے کہ آپ دنیا کے بادشاہ تھے اور آپ کے صحابہؓ آپ پر اپنی جانیں نچھاور کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے آپ اس قدر سادہ اور درد مندی رکھنے والے تھے کہ کسی شخص کو تکلیف میں دیکھ کر برداشت نہ کر سکتے تھے اور خود اس کی امداد کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ مکہ میں ایک بوڑھے غلام کو ان کے آقا نے باغ میں پانی دینے کا کام سپرد کیا ہوا تھا۔ باغ سے کنوئیں کا فاصلہ بہت زیادہ تھا۔ ایک دن حضور نے دیکھا کہ بوڑھا غلام بڑی مشکل سے پانی لا رہا ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے ہیں آپ کا دل دکھ سے بھر آیا۔ بوڑھے کو آرام سے بٹھایا۔ اور اس کا سارا کام ختم کر دیا۔ پھر فرمایا کہ بھائی! جب کبھی مدد کی ضرورت پڑے تو مجھے بتا دیا کرو۔ [illegible] اپنے [illegible] امراء بھی کیا کرتے تھے۔ [illegible] جگہ [illegible] جن کی زندگی سادہ اور بے تکلیف [illegible]

[illegible] متعلق حضور کا اسوہ کیا [illegible] تک کہ آپ نے [illegible] رکھا ہوا تھا اور فرماتے [illegible] بندہ ہوں [illegible] کی طرح کھاتا ہوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک حدیث

میں ارشاد ہوا کہ مومن ایک آنت سے کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں سے۔ مطلب یہ کہ مومن حریص نہیں ہوتا۔ بلکہ بھوک رکھ کر کھاتا ہے۔ کھانے پینے کے متعلق حضورؐ کا ارشاد یہ ہے کہ پیٹ کا ایک حصہ غذا سے اور دوسرا پانی سے بھرو۔ اور تیسرا حصہ ہوا کے لئے چھوڑ دو۔ ہمیشہ سادہ غذا کھاؤ اور بھوک رکھ کر کھاؤ۔ اس پہلو کے متعلق بہت سی مثالیں بیان کی جا سکتی ہیں۔ لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے میں انہیں چھوڑتا ہوں۔

اب میں شادی بیاہ اور زیب و زینت کے متعلق حضورؐ کے اسوہ کا ذکر کرتا ہوں کہ کس سادگی کا حضورؐ نے ہم کو سبق دیا۔ ایک بار حضورؐ کی بیگمات میں سے کسی نے کہا کہ چونکہ اب مال غنیمت بہت زیادہ آ رہا ہے اور اس میں اچھی اچھی چیزیں آ رہی ہیں۔ ہم کو بھی اچھے کپڑے اور زینت کا سامان چاہیئے۔ یہ بات سن کر آپ ناراض ہو گئے۔ اور گھر آنا جانا اور بول چال بند کر دی۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ان سے کہا۔ اگر تم میرے ساتھ سادہ اور میانہ زندگی بسر کرنے کے لئے تیار نہیں تو آؤ میں تم کو دنیا کا سامان دے کر رخصت کر دوں۔ اس پر تمام ازواج مطہرات نے معذرت کی اور کہا کہ خدا کی قسم ہم میں سے کوئی بھی دنیا کی طالب نہیں ہمیں تو حضورؐ کی ذات ہی کافی ہے۔

جب آپ کی بیٹی جوان ہو گئیں تو آپ نے حضرت علیؓ کو فرمایا کہ آپ کے پاس کچھ ہے۔ رقم تو نہیں صرف ایک زرہ ہے۔ فرمایا اس کو گروی رکھ کر رقم لے آؤ۔ انہوں نے تعمیل کی۔ اس رقم سے ایک جوڑا تیار کیا گیا اور خود حضورؐ نے اپنی طرف سے حضرت فاطمہؓ کے لئے چند پارچات۔ چند مٹی کے برتن ایک مشکیزہ اور ایک چٹائی اور ایک سرہانہ دے کر لڑکی کو حضرت علیؓ کے گھر بھیج دیا۔ یہ تھا حضورؐ کا شادی بیاہ کے متعلق اسوہ۔ کس سادگی سے لڑکی کا رخصتانہ کیا اور کر دیا۔ لیکن آج کل کے مسلمانوں کا عمل دیکھو تو سراسر اس کے خلاف ہے تشریح کی ضرورت نہیں نمود و نمائش اور پارچات و زیورات پر جس قدر خرچ کیا جاتا ہے اس کا ہر شخص کو علم ہے۔

ایک بار حضورؐ حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ جا کر دیکھا کہ ایک منقش کپڑا دیوار پر لٹک رہا ہے۔ آپ دروازہ سے ہی واپس تشریف لے آئے۔ حضرت فاطمہؓ کو پتہ لگا کہ آپ بلا وجہ تبائے باہر کا ... تشریف نہ لانے سے گئے ہیں تو فوراً اٹھ کر ... کے پاس پہنچ گئیں اور وجہ ناراضگی دریافت کی۔ فرمایا فاطمہؓ کپڑے تو انسان کے پہننے کے لئے ہیں دیواروں پر ڈالنے کے لئے تو نہیں۔ ہمیں ایسی زیب و زینت سے کیا کام۔ اسی وقت حضرت فاطمہؓ نے وہ کپڑا اٹھا کر راہ خدا میں دے دیا۔

ایک بار حضورؐ کسی گلی سے گذرے تو آپ کی نظر ایک مکان پر پڑی جو نیا نیا تکلف سے بنا ہوا تھا۔ اس پر ایک آرائشی قبہ بنا ہوا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ کس کا مکان ہے۔ معلوم ہوا کہ فلاں صحابی کا ہے۔ حضورؐ یہ سن کر چپ رہے۔ کسی دوسرے وقت وہ صحابی حاضر ہوئے تو آپ نے اعراض فرمایا۔ سبب دریافت کیا تو صحابہ نے بات بتا دی۔ وہ صحابی فوراً گئے۔ اس نے جا کر قبہ گرا دیا۔ اتفاقاً کسی وقت وہاں سے گذر ہوا۔ پوچھا وہ قبہ کہاں گیا۔ عرض کیا اس نے تو گرا دیا تھا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ

"ہر تعمیر انسان پر وبال ہے مگر وہ جو سخت ضرورت اور مجبوری کا وجہ سے ہو۔"

تو یہ تھی حضورؐ کی تعلیم عمارتوں کے متعلق کہ مکان بناؤ۔ ان میں آرائشیں نہ ہوں صرف اشد ضرورت کے لئے ہی عمارت بنائی گئی ہو۔ .... لیکن آج کے مسلمان کا حال اس کے برعکس ہے۔ ہر شخص رہنے سہنے کے لئے عالیشان عمارت کی خواہش رکھتا ہے۔ جس میں ہر ضرورت کے لئے الگ الگ کمرے ہوں جو آراستہ پیراستہ ہوں آمد و رفت کے لئے کار یا کوئی اور سواری بھی ضروری ہے۔ کھانے پینے کے لئے اچھا سے اچھا اور پر تکلف کھانا ہو۔ اور سچ پوچھو کام و دہن کی لذت نے انسان کو لالچی اور حریص بنا دیا ہے۔ اس میں سادگی رہی ہی نہیں۔ وہ اپنا معیار زندگی بلند کرنے کے فکر میں ہے۔ چاہیئے جس طرح بھی ہو اسے سادگی پسند نہیں۔ وہ سادگی کو ذلت سمجھتا ہے حالانکہ جو مزا سادگی میں ہے تکلف میں کہاں۔ صبح کے ناشتہ میں اگر پراٹھا نہ ہو۔ یا اس قبیل کی دوسری مرغن چیزیں نہ ہوں تو اس کا نفس مانتا ہی نہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ آدھی دنیا خوش خوری سے بیمار ہے۔ ظاہر ہے کہ غذا اگر مرغن اور پر تکلف ہو تو انسان عموماً زیادہ کھا لیتا ہے۔ اور یہی پرخوری اس کے لئے طرح طرح کی بیماریوں کا سبب بنتی ہے۔ اور پھر جو لوگ پرخور اور آرام طلب ہوں۔ ان کی صحت جسمانی جواب دے دیتی ہے۔ گولی کھائیں تو نیند آئے۔ گولی کھائیں تو کھانا ہضم ہو۔ گولی کھائیں تو اجابت ہو۔ گولی کھائیں تو نیند آئے۔ گولی کھائیں تو اعصابی شکنی دور ہو۔ گولی کھائیں تو چلنے پھرنے کے قابل ہوں۔ غرض بیمار اور طرح طرح کی گولیاں ہی کھاتے رہتے ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ جنگوں میں اتنے آدمی نہیں مرتے جتنے پرخوری سے مرتے ہیں۔ لیکن ان کے مقابلہ میں جن کی غذا سادہ ہے اور وہ محنت اور مشقت کے عادی ہیں وہ بہر لحاظ سے بہتر ہیں امراء دولت کے ذریعہ آرام اٹھاتے ہیں لیکن غریب اور سادہ زندگی گزارنے والے اچھی صحت سے زندگی کا لطف اٹھاتے ہیں۔ کھانے کا مزا تو تبھی ہے جب بھوک سے ہو اور سونے کا مزہ تو مشقت کرنے کے بعد ملتا ہے اور یہی وہ چیزیں ہیں جو اہل دولت کے پاس نہیں۔ پس سادہ زندگی صحت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اور صحت سے ہی انسان حق عبادت ادا کر سکتا ہے۔ دیکھو جو رات کو پیٹ بھر کر سوئے وہ تہجد کے لئے کب اٹھ سکتا ہے۔ اور جو آرام طلب ہو وہ مسجد میں نماز کے لئے کب جا سکتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی

کہ ہر حال میں اعتدال رکھو یہی تقویٰ ہے آقائے نامدارؐ کی زندگی ہمیں یہی سبق سکھاتی ہے کہ ہر حال میں میانہ روی اختیار کی جائے اور سادگی سے زندگی گزار دی جائے۔ بلکہ یہاں تک فرمایا کہ زندگی ایسی گذارو جیسے راہ چلتا مسافر جو درخت کی چھاؤں میں تھوڑا سا آرام کر کے پھر چل پڑتا ہے۔ صحابہ کرام نے بھی آپؐ کے بعد سادگی کو ترک نہ کیا حالانکہ فتوحات کے زمانہ میں اموال کی ریل پیل ہو گئی تھی اور خوشحالی لوٹ آئی تھی

ایک بار حضرت عثمانؓ ... نے ... کو فرمایا ... اپنے ... رکھتے ہو تو ان جیسے کا ... کرا ... شکم سیر ہو کر کھانا ...

"انسان صرف عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پس اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جس قدر چیز اسے درکار ہے اگر اس سے زیادہ لیتا ہے۔ تو گو وہ شئے حلال ہی ہو مگر فضول ہونے کی وجہ سے اس کے لئے حرام ہو جاتی ہے۔ جو انسان رات دن نفسانی لذات میں مصروف ہے وہ عبادت کا کیا حق ادا کر سکتا ہے۔ مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ تلخ زندگی بسر کرے۔" (ملفوظات جلد ...)

تلخ زندگی کے الفاظ قابل غور ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کے دوستوں کو سادگی سے بھی کم درجہ پر لانا چاہتے ہیں۔ بس سادہ زندگی میں ہی سب بھلائیاں ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید میں سب سے بڑا مطالبہ سادہ زندگی کا رکھا تھا۔ اور فرمایا کہ جن دوستوں میں اسلام کی محبت ہے وہ اپنی زندگیاں سادہ بنائیں نہ صرف سادہ بلکہ تلخ بنا دیں۔ یہی رب کریم کو پسند ہے۔ سو تلخی کی زندگی کو کر دو صدق سے قبول تا تم پہ ہو ملائکہ عرش کا نزول

نعت النبی صلعم

از مکرم میر بشیر احمد صاحب طاہر آف پسرور ضلع ...

آپ محبوب حق ہیں حبیب خدا
آپ شمس و قمر آپ نور الہدیٰ
آپ لا ریب ہیں خاتم الانبیاء
آپ مختار کل شاہ ہر دو سرا
آپ کے دم سے روشن ہیں کون و مکاں
آپ سے ابتداء آپ پہ انتہا
آپ ہی مرجع خاص بھی عام بھی
آپ سے فیض پاتا ہے چھوٹا بڑا
آپ کے دم قدم سے بہار خیال
آپ کے دم قدم سے فزا پرضیا
آپ کی منزلیں آپ کی رفعتیں
قاب قوسین اور سدرۃ المنتہیٰ
آپ کی ذات نور علیٰ نور ہے
آپ کی ذات ہے بعد ذات خدا
آپ آقا مرے میں غلام آپ کا
ہر بن مو سے طاہر کے آئے صدا

قادیان میں جماعتِ احمدیہ کے ۹۰ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

مستورات کے چار کامیاب اجلاسات

رپورٹ مرتبہ مکرمہ بشریٰ طیبہ غوری صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان دارالامان

الحمد للہ قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا ۹۰ واں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ دسمبر کی تاریخوں میں منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے تینوں روز جہاں مردانہ جلسہ گاہ کے پروگرام کا ایک حصہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ زنانہ جلسہ گاہ میں سنایا گیا وہاں مستورات کے بھی علیحدہ طور پر چار اجلاسات منعقد ہوئے۔ بفضلہ تعالیٰ گذشتہ سالوں کی نسبت امسال حاضری زیادہ رہی نیز سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی محترمہ امۃ النصیر صاحبہ کی قادیان میں تشریف آوری اور جلسہ سالانہ کے اجلاسات میں شرکت کے باعث خصوصی رونق بھی رہی الحمد للہ۔

پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کے پہلے اجلاس کی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی دوسری نشست میں اڑھائی بجے سے ۴ بجے تک محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ کی زیرِ صدارت مستورات کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ عزیزہ صالحہ نسرین صاحبہ آف حیدرآباد کی تلاوت قرآن مجید اور محترمہ مریم سلطانہ صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کے زیرِ عنوان عزیزہ مبارکہ شاہین صاحبہ نے اسلام کے بنیادی ارکان، ورثہ کی تقسیم اور پردہ کے احکام وغیرہ اہم امور پر جماعتی نقطہ نگاہ سے سیر حاصل روشنی ڈالی۔ بعدہٗ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے "حضرت رسول کریم صلعم کے طبقۂ نسواں پر احسانات" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے قبل از اسلام عورتوں کی زبوں حالی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کس رنگ میں عورتوں کے حقوق قائم فرمائے۔

تیسری تقریر "ذکرِ حبیب" کے موضوع پر عزیزہ امۃ الرؤف صاحبہ نے کی۔ موصوفہ نے عبادتِ الٰہی، دین کے لئے غیرت، مخلوقِ خدا سے ہمدردی اور مہمان نوازی وغیرہ امور سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے بعض انتہائی ایمان افروز واقعات بیان کئے بعدہٗ عزیزہ مبارکہ شاہین نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا منظوم کلام ع

خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو

خوش الحانی سے پڑھا۔ ازاں بعد محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ نے "ذکرِ الٰہی" کے عنوان پر قرآن کریم، احادیث نبوی، ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور چند ایمان افروز تاریخی واقعات کی روشنی میں برجستہ تقریر کی بعدہٗ عزیزہ امۃ القیوم پرویزہ نے "قدرتِ ثانیہ کی برکات" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے عہدِ خلافتِ ثانیہ میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے قیام، تحریک جدید کے اجراء، تبلیغ اسلام میں غیر معمولی وسعت اور مخالفین کے عبرتناک انجام وغیرہ امور پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد خاکسار بشریٰ طیبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض عظیم الشان پیشگوئیوں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز ارشادات کے حوالے سے "احمدیت کا روشن مستقبل اور احمدی مستورات کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کی۔ آخری تقریر عزیزہ امۃ الرفیق صاحبہ نے "جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں" کے عنوان پر کی۔ موصوفہ نے اپنی تقریر میں جلسہ سالانہ کی ابتدائی حالت اور موجودہ حیرت انگیز ترقی کا بھی ذکر کیا۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن یعنی مورخہ ۱۹/۱۲/۸۱ کو صبح ۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک مردانہ جلسہ گاہ سے پروگرام سنایا گیا ازاں بعد مستورات کا اپنا اجلاس محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیرِ صدارت عزیزہ انوری بیگم صاحبہ آف جنوبی افریقہ کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ محترمہ امۃ المتین ذکریا صاحبہ آف یادگیر نے حضرت المصلح الموعودؓ کا منظوم کلام ع

ہے دستِ قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ نظم خوانی کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ سیدہ موصوفہ نے جلسہ سالانہ کی شرکت پر حاضرات کو مبارکباد دینے اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے کے بعد بہنوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ جلسہ سالانہ کی برکات کے حصول کے لئے ہمہ وقت دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہیں آپ نے قرآن مجید کی عظمت و شان کا ذکر کرتے ہوئے اس کے نور سے اپنے سینوں کو منور کرنے کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض زریں ارشادات پڑھ کر سنائے اور غلبۂ اسلام کی صدی میں لجنہ اماء اللہ کی اہم ذمہ داریوں پر مؤثر رنگ میں روشنی ڈالی۔

محترمہ صدر صاحبہ کے خطاب کے بعد محترمہ شکیلہ اختر صاحبہ نے ایک نظم سنائی بعدہٗ عزیزہ طیبہ صدیقہ صاحبہ آف حیدرآباد نے انگریزی زبان میں "آنحضرت صلعم کے ذریعہ پیدا کردہ انقلاب" کے عنوان پر تقریر کی آپ کے بعد محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مقامی نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر تقریر کی آپ نے حضور علیہ السلام کی بعثت اور مخالفین کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی تائید میں ظاہر ہونے والے پے درپے آسمانی نشانات پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ بعدہٗ محترمہ نصرت بیگم صاحبہ منیر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ع

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھا ازاں بعد عزیزہ نیاز سلطانہ صاحبہ آف مدراس نے انگریزی زبان میں "اسلام کی نشاۃ ثانیہ" کے عنوان پر تقریر کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے "تربیتِ اولاد" کے موضوع پر کی موصوفہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے عظام کے زریں ارشادات کی روشنی میں تربیتِ اولاد کے بعض اصول بیان کر کے بہنوں کو خاص طور پر غلبۂ اسلام کی صدی کے لئے اپنی نئی نسل کو تیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

تیسرا اجلاس

اس روز ٹھیک اڑھائی بجے مستورات کا تیسرا اجلاس محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ عزیزہ امۃ القیوم صاحبہ آف حیدرآباد نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور عزیزہ مبشرہ فضل صاحبہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ع

ذکرِ خدا پر زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا

خوش الحانی سے سنایا۔ بعد ازاں محترمہ صادقہ سعید صاحبہ آف مدراس نے "تعلق باللہ" کے عنوان پر تقریر کی آپ نے قرآن مجید اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں بتایا کہ اسلام نے مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے یکساں مواقع پیدا کئے ہیں۔ بعدہٗ عزیزہ امۃ العزیز صاحبہ نے تقریر کی عنوان تھا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غلبہ اسلام کو کیا دیا" عزیزہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان کارناموں میں سے توحید باری تعالیٰ کے قیام، کسرِ صلیب اور ایک پاک جماعت کے قیام کا اچھے رنگ میں ذکر کیا۔ اس تقریر کے بعد ۳ بجے سے ۴ بجے تک مردانہ جلسہ گاہ سے پروگرام سنا گیا بعد ازاں عزیزہ رفعت سلطانہ نے نظم ع

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

خوش الحانی سے پڑھی نظم خوانی کے بعد محترمہ امۃ المتین ذکریا صاحبہ آف یادگیر نے "قبولیتِ دعا کے واقعات" پر تقریر کی موصوفہ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل خود مسلمانوں کا بھی قبولیتِ دعا سے اعتقاد متزلزل ہو چکا تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر دنیا کو بتایا کہ وہ خدا آج بھی اسی طرح دعاؤں کو سنتا ہے اور جواب دیتا ہے جیسا پہلے سنتا اور جواب دیتا تھا موصوفہ نے قبولیتِ دعا کی شرائط کا ذکر کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیتِ دعا کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے بعدہٗ عزیزہ راشدہ رحمٰن صاحبہ نے "حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی خدمات" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے متعلق پہلے سے بتا دیا تھا کہ وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا چنانچہ حضورؓ نے تفسیرِ کبیر اور تفسیرِ صغیر کی شکل میں ایک ایسا علمی سرمایہ چھوڑا ہے جو رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔

چوتھا اور آخری اجلاس

جلسہ سالانہ کے آخری روز مورخہ ۲۰/۱۲/۸۱ کو پہلے اجلاس کی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی البتہ دوسری نشست میں ٹھیک ۲½ بجے مستورات کا اپنا اجلاس محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ عزیزہ امۃ الحمید بشریٰ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد عزیزہ منصورہ بیگم صاحبہ بدر، عزیزہ امۃ الرفیق صاحبہ اور عزیزہ امۃ النصیر سلطانہ صاحبہ نے مل کر نظم پڑھی۔ بعد ازاں محترمہ فوزیہ ظاہرہ صاحبہ آف حیدرآباد نے "حضرت خاتم الانبیاءؐ کی قوتِ قدسیہ" کے عنوان پر تقریر کی آپ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عرب کی حالت اور پھر آپ کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں حیرت انگیز تبدیلی کا ذکر کر کے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت بھی آپ کی قوتِ قدسیہ کا ایک کرشمہ ہے۔ اس تقریر کے بعد دور دراز ممالک سے تشریف لانے والی احمدی بہنوں کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا جس کے جواب میں غیر ملکی خواتین نے اپنے ایمان افروز تاثرات [illegible] چنانچہ

(باقی صفحہ [illegible] پر دیکھئے)

حضرت سیدہ نواب منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا کی وفات حسرت آیات پر

قرار دادہائے تعزیت

قرار داد تعزیت منجانب جماعت احمدیہ سکندر آباد

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کی جانب سے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اندوہناک وفات کی اطلاع ملی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس المناک اطلاع سے ہم سب افراد جماعت کو بے حد دکھ اور افسوس ہوا سیدہ ممدوحہ کی وفات حسرت آیات سے ہم سب بے حد مغموم اور اداس ہو گئے ہیں مرحومہ موصوفہ اپنے اندر بے شمار اوصاف حمیدہ رکھتی تھیں اور حضور کا ہر اعتبار سے خیال رکھنے والی اور خدمت کرنے والی تھیں ... حضور پُر نور پر بہت سی ذمہ داریاں ہیں اور غلبہ اسلام کی صدی کے باعث آپ کی مصروفیات اور بھی زیادہ ہو گئی ہیں حضور کی رفیقۂ حیات کا رحلت فرما جانا آپ کے لئے یقیناً صدمۂ عظیم ہے جبکہ موصوفہ ایک عرصہ تک حضور پُر نور کے ساتھ مختلف ممالک میں تبلیغی دورے فرما کر سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرتی رہیں تاکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین برحق غالب ہو۔

ہم افراد جماعت احمدیہ سکندر آباد حضور پُر نور کی خدمت میں قرار داد تعزیت پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ حضور انور کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے آمین۔

ہم ہیں افراد جماعت احمدیہ سکندر آباد (اے۔پی)

پیش ہو کر طے پایا کہ اس قرار داد تعزیت کی نقل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی خدمت میں اور ایڈیٹر اخبار بدر کو بھجوائی جائیں۔ خاکسار: صالح محمد الہ دین صدر جماعت احمدیہ سکندر آباد

قرار داد تعزیت منجانب جماعت احمدیہ بنگلور

محترمہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا کی وفات حسرت آیات کی خبر پڑھ کر جماعت احمدیہ بنگلور کا ہر فرد رنج وغم کی تصویر بن گیا۔ حضرت سیدہ ممدوحہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حرم محترم، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور دختر حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی صاحبزادی تھیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ تقریباً نصف صدی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رفاقت میں رہیں حضور کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد آپ کی ذمہ داریوں میں بے حد اضافہ ہو گیا تھا اور صحیح معنوں میں مرحومہ حضور کی پرائیویٹ سیکرٹری کے فرائض انجام دیتی رہیں اسی طرح حضور پُر نور کے بیرونی ممالک کے تبلیغی دوروں میں ہمیشہ آپ کے ہمرکاب رہ کر ان ممالک کی سینکڑوں احمدی خواتین کی تعلیم وتربیت وتسکین کا موجب بنتی رہیں۔

اس صدمہ کا دوسرا پہلو بھی بڑا کربناک ہے کہ حضور پُر نور کو سر دست جو دلی صدمہ پہنچا ہے اس کے تصور سے ہی ہمارے دل کانپ رہے ہیں غلبۂ اسلام کی صدی جو اب شروع ہونے والی ہے اس کے شایانِ شان استقبال کی تیاریوں میں حضور اپنی صحت وتندرستی کی پرواہ کئے بغیر شب وروز مصروف ہیں کہ یہ روح فرسا سانحہ پیش آگیا جس کی وجہ سے حضور پُر نور کو اپنی رفیقۂ حیات کی جدائی کا ہر لمحہ اور ہر آن احساس ہوتا رہے گا۔ خدا نہ کرے اس صدمہ جانکاہ سے حضور کی صحت متاثر ہو اس لئے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور بصد گریہ وزاری عاجزانہ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحم سے حضور پُر نور کو اس صدمۂ جانکاہ پر صبر اور قوت برداشت عطا کرتے ہوئے روح القدس کے ذریعہ آپ کی مدد فرمائے جیسا کہ وہ پہلے سے بھی کرتا چلا آیا ہے۔ ہر حال میں حضور کا حافظ وناصر ہو اور آپ کو لمبی، دکام کرنے والی زندگی عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

پس ہم اس صدمۂ جانکاہ کے موقعہ پر حضور پُر نور وخاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام وخاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے ہر فرد کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہوئے یقین دلاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ تمام کو اس صدمۂ جانکاہ پر صبر اور برداشت کی قوت عطا فرمائے اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت النعیم میں اپنے نانا کی رفاقت بخشے آمین ثم آمین۔

خاکسار محمد شفیع اللہ صدر جماعت احمدیہ بنگلور

بعد نماز جمعہ محترمہ سیدہ ممدوحہ کی نماز جنازہ غائب پڑھی گئی۔ اور مندرجہ بالا قرار داد پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ اس کی نقول حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور اخبار بدر قادیان کو بھجوائی جائیں نیز بطور ریکارڈ مقامی رجسٹر میں اس کا اندراج کیا جائے۔

قرار داد تعزیت جماعت احمدیہ بھدرک (اڑیسہ)

جماعت احمدیہ بھدرک صوبہ اڑیسہ (بھارت) حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مرحومہ حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی المناک وفات پر گہرے رنج وغم اور قلبی دکھ کا اظہار کرتی ہے حضرت سیدہ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نواسی اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی صاحبزادی تھیں جن کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیدہ ہے ✽ یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے

آپ خدمات دین میں ہمیشہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بٹایا کرتی تھیں اور احمدی مستورات کے لئے نورانی شمع تھیں افسوس صد افسوس کہ یہ نورانی شمع ہمیشہ کے لئے بجھ گئی ہے ؎

شکوہ کی کچھ جا نہیں یہ گھر ہی بے بقا ہے

انا للہ وانا الیہ راجعون

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنی مادر مہربان سیدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام المؤمنین حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم کی آغوش میں جگہ عنایت کرے حضور انور اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین

خاکسار: محمد شمس الدین صدر جماعت احمدیہ بھدرک

اللہ جزا دے

ماں کی جدائی — آنًا فانًا جدائی — بے انتہا پیار کرنے والی ماں، ہمارے دکھ درد میں ہماری تسکین، نیم شب ہمارے لئے آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز ہونے والی ماں کی اپنے مولیٰ، رفیقِ اعلیٰ کے حضور حاضری پر — دل غمگین آنکھیں اشکبار ہیں — لیکن خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔

جماعت کے چھوٹوں، بڑوں، بھائیوں، بہنوں نے اس عظیم صدمہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے وابستگی کے رشتہ کی وجہ سے ہمیں گلے لگا کر، محبت بھرے خطوط کے ذریعہ تعزیت فرما کر ہماری ٹوٹی ہوئی ہمت کی ڈھارس بندھائی اور وفات سے قبل بیماری میں جس پیار، محبت، خلوص اور تعاون کا اظہار فرمایا دیار پاکستان اور بیرون پاکستان سے پیارے بہن بھائیوں اور بزرگوں کی طرف سے اظہارِ خلوص وغمخواری کا سلسلہ (ابھی جاری ہے) اس پر ہم فرداً فرداً سب کا شکریہ ادا کرنے کی ابھی ہمت نہیں پاتے ہم صرف خدا کے حضور دعا ہی کر سکتے ہیں کہ وہ اپنی جناب سے سب بھائیوں اور بہنوں کو اس پیار اور محبت کی احسن جزا دے دین و دنیا میں ان کا حافظ وناصر ہو ان کی مصیبتوں کو دور کرے اور اپنے فضل کی بارش ان پر برسائے۔

ہم (آپ سب) کی خدمت میں یہ درخواست بھی کرتے ہیں کہ ہمارے لئے دعا بھی کریں کہ خدا تعالیٰ ابا حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی عمر اور صحت میں برکت دے، ہمیں ان کی خدمت کی توفیق بخشے اور ہم سے وہ کام لے جو اس کی رضا کا موجب ہوں۔

نیز اس نوٹ کے ذریعہ ہم ان تمام دوستوں کا جن میں ڈاکٹر صاحبان خصوصاً محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب، محترم ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب نوری، محترم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی اور ربوہ، فیصل آباد، لاہور، راولپنڈی، کراچی اور جماعت احمدیہ انگلستان کے احباب اسی طرح مغربی جرمنی کے مبلغ انچارج شامل ہیں (جو روزانہ ٹیلکس پر ہدایات لے کر بیرون پاکستان کے احباب کو اطلاعات دیتے رہے اور دواؤں وغیرہ کی بروقت فراہمی کا انتظام فرماتے رہے) کا خلوص دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے بیماری کے دوران دن رات ایک کر کے امی کی خدمت میں ہمارا ہاتھ بٹایا فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ احباب جماعت کی دعاؤں کے طالب

مرزا انس احمد مع بیگم۔ مرزا فرید احمد مع بیگم۔ مرزا لقمان احمد مع بیگم۔ امۃ الشکور بیگم۔ امۃ الحلیم بیگم و مرزا نجیب احمد

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مستورات کے اجلاس (بقیہ صفحہ ۱۵)

سب سے پہلے محترمہ رضیہ ظفر صاحبہ نے امریکہ کی لجنات کی طرف سے السلام علیکم کا تحفہ پیش کرنے کے بعد بتایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد ہم اپنے اندر ایک پاکیزہ تبدیلی محسوس کرتی ہیں۔ حضور نے دُعا کا جو ہتھیار دیا ہے ہم اس کی افادیت پر شاہد ہیں۔ بعد ازاں انڈونیشیا کی ایک نمائندہ نے تقریر کی آپ نے وہاں کی لجنات کی طرف سے سلام کا تحفہ پہنچاتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں کے علاوہ روحانی اعتبار سے انڈونیشیا کی احمدی خواتین میں ترقی ہو رہی ہے آپ نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفہ ثالث کے درخشندہ عہد میں غلبہ اسلام کا نظارہ دکھا دے۔

تیسری تقریر محترمہ طاہرہ چوہدری صاحبہ آف لنڈن نے انگریزی زبان میں کی آپ نے بتایا کہ ربوہ اور قادیان کے بعد لجنہ کی سب سے بڑی تنظیم لنڈن میں قائم ہے ہم قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کا حسب حالات انتظام کرتی ہیں اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ بعدہٗ محترمہ اصغری بیگم صاحبہ آف جنوبی افریقہ حال مقیم قادیان نے تقریر کی جس کا اردو ترجمہ محترمہ انوری بیگم صاحبہ نے کیا۔ آپ نے بتایا کہ جنوبی افریقہ میں وہاں کے ایک بزرگ حافظ ابراہیم صاحب کے ذریعہ جماعت قائم ہوئی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں ہماری مسجد بھی تعمیر ہو چکی ہے جس کا نام مسجد نا صر رکھا گیا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ وہاں پر جماعت کی تمام ذیلی تنظیمیں قائم اور سرگرم عمل ہیں۔

آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے جلسہ کے بخیر و خوبی ختم پذیر ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا آپ نے احمدی سامعات اور غیر مسلم خواتین کا بھی دلی شکریہ ادا کیا۔ اس کے معًا بعد مردانہ جلسہ گاہ سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کا اختتامی خطاب زنانہ جلسہ گاہ میں سنایا گیا جس کے بعد اختتامی دُعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے حامل اس جلسہ کے تمام پروگرام بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

زنانہ جلسہ گاہ میں بفضلہٖ تعالیٰ پہلے دن نو صد دوسرے دن اس سے اوپر اور تیسرے دن ایک ہزار سے اوپر حاضری رہی۔

نمائندگان لجنات اماء اللہ بھارت کی میٹنگ

مورخہ ۲۸؍۱۲؍۱۹۸۱ کو بعد نماز مغرب و عشاء لجنات اماء اللہ بھارت کی نمائندگان و عہدیداران کی میٹنگ زیر صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ منعقد ہوئی جس میں ۲۶ لجنات کی نمائندگان نے شرکت کی عزیزہ صالحہ نسرین حیدرآباد کی تلاوت کے بعد مختلف اہم معاملات زیر غور آئے۔ اس موقعہ پر لجنہ کے کاموں کو آئندہ سال بہتر بنانے کیلئے ضروری ہدایات دی گئیں۔ نیز گزشتہ سال حسن کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی لجنات اور مختلف شعبہ جات کی عہدیداران کو سندات خوشنودی بھی دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

نمائش: جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے دستکاری کی ایک مختصر سی نمائش بھی لگائی گئی جو بفضلہٖ تعالیٰ بہت کامیاب رہی۔ مستورات نے اپنی اپنی پسند کی اشیاء نمائش سے خریدیں۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مستورات کی قیام گاہوں۔ جلسہ گاہ۔ سٹال اور نمائش گاہ میں ممبرات قادیان نے اپنی اپنی ڈیوٹیوں کو وقت کی پابندی کے ساتھ احسن رنگ میں نبھایا فجزاھن اللہ احسن الجزاء

مسجد احمدیہ یادگیر کے لئے دریاں کا عطیہ

مسجد احمدیہ یادگیر کے لئے مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب چنتہ کنٹہ نے تین، ان کی اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے ایک اور مکرم سیٹھ محمد نصرت اللہ صاحب غوری نے تین دریاں بطور عطیہ دی ہیں۔ جزاھم اللہ خیراً قارئین بدر سے ان تمام مخلصین جماعت کے اموال میں خیر و برکت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دُعا ہے۔

خاکسار: عبد الرحمن مبلغ یادگیر (کرناٹک)

اعلانِ نکاح

اعلانِ نکاح:۔ مورخہ ۵؍دسمبر ۸۱ء کو مکرم محمد رفیق صاحب بٹ کی ہمشیرہ سکینہ بیگم صاحبہ کا نکاح مکرم عبد المنان صاحب شیخ ابن مکرم عبد الحی صاحب شیخ کے ساتھ چار ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب نے پڑھا۔ اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ مکرم محمد رفیق صاحب بٹ نے اس خوشی کے موقعہ پر پانچ روپے اعانت بدر کے لئے ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔ خاکسار: عبد السلام بون سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رشی نگر (کشمیر)

درخواستہائے دُعا

● مکرم میر مبشر احمد صاحب طاہر آف پسرور ضلع سیالکوٹ (پاکستان) حال ربوہ نزیل قادیان مبلغ ۲۱ روپے مد اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنے والدین کی مغفرت و بلندی درجات، ہمشیرگان محترمہ بیگم سید قربان حسین شاہ صاحب ناظم جائیداد ربوہ، محترمہ بیگم ڈاکٹر مصدق احمد شاہ صاحب، محترمہ اختر اسلام صاحبہ والدہ عزیز شہزادہ پرویز صاحب کلکتہ، عزیزہ بشریٰ کریم سلمہا کوئٹہ۔ عزیزہ طاہرہ اعجاز ملک سلمہا کوئٹہ، برادر عزیز مکرم الحاج میر محمد مبارک احمد صاحب، احباب محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد، محترم مولانا عطاء الکریم صاحب راشد، محترم ایوبی صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ، مکرم لطف الرحمٰن صاحب ابن مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور مرحوم نیز دیگر تمام احباب اقارب کی صحت و سلامتی، دینی و دنیوی ترقیات اور نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے ● مکرم اظہار احمد صاحب "محمود ٹی وی" ۲۱ مال روڈ لاہور نزیل قادیان بدر کی مستقل اعانت میں حصہ لیتے ہوئے اپنے کاروبار کی ترقی اولاد کے نیک صالح خادم دین ہونے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق پانے نیز خوشدامن محترمہ کی صحت و عافیت کے لئے ● مکرم خواجہ انعام اللہ صاحب فرم الیکٹرونکس مال روڈ لاہور اولاد کے نیک صالح خادم دین بننے کے لئے ● مکرم [illegible] صاحب "فضل ریڈیو" مال روڈ لاہور اولاد کی نعمت سے محروم ہیں نیک صالح و خادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے کے لئے ● مکرم عبد الرحیم یونس صاحب کراچی نزیل قادیان اپنی کامل صحت و شفایابی اور اپنے بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم محمد سلطان الدین فاضل صاحب حیدرآباد مد اعانت بدر میں مبلغ دس روپے ادا کرتے ہوئے اپنی والدہ محترمہ کی صحت و عافیت اور درازی عمر، بچے عزیز ریاض الدین سلمہ اور بچی عزیزہ نصرت جہاں بیگم سلمہا کی دینی و دنیوی ترقیات، دوسری بچی عزیزہ نور جہاں بیگم سلمہا جو زبان میں پیدائشی نقص ہونے کی وجہ سے بول نہیں سکتی کی معجزانہ شفایابی اور اپنے کاروبار میں ترقی کے لئے ● مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری قادیان کی بھاوجہ محترمہ شوکت بیگم صاحبہ کی زچگی کے دن قریب ہیں موصوف مبلغ دس روپے مد اعانت [illegible] میں ادا کرتے ہوئے بھاوجہ محترمہ کی بسہولت فراغت اور نیک و صالح اولاد عطا ہونے کے لئے ● مکرم محمد ابراہیم خان صاحب جڑچرلہ (آندھرا) اپنی معاشی پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات [illegible] کے لئے ● مکرم محمد حبیب اللہ صاحب اردو ٹیچر گلگلاپچی اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و عافیت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم صادق احمد خان صاحب چک ایمرچھ (کشمیر) مختلف مدات میں مبلغ گیارہ روپے ادا کرتے ہوئے محترمہ علم النساء صاحبہ والدہ مکرم محمد سلیمان صاحب چک ایمرچھ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● مکرم سیٹھ محمد احمد صاحب جلال کوچہ حیدرآباد اپنے کاروبار کے بابرکت ہونے کے لئے ● مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب فانی بھدرواہی حال ترودی (آندھرا) بی وی ایس سی اور جی ایس جی ایم کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے ● مکرم انعام الحق [illegible] صاحب مقیم فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) کا خورد سالہ بچہ عزیز اشعر انعام سلمہ عرصہ قریباً دو تین ماہ سے بعارضہ نمونیہ فریش ہے ہر ممکن علاج معالجہ کے باوجود تکلیف بڑھتی چلی جا رہی ہے جس کی وجہ سے والدین کو شدید پریشانی کا سامنا ہے۔ برادرم موصوف مختلف مدات میں کچھ رقم مرکز میں بھجواتے ہوئے عزیز کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● مکرم چوہدری حمید احمد صاحب لنڈن مختلف مدات میں کچھ رقم ادا کر کے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے ● مکرم عبد الرشید صاحب یاری پورہ (کشمیر) مبلغ پانچ روپے مد اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنے والدین کی صحت و سلامتی اور درازی عمر نیز ہمشیرہ عزیزہ امۃ الرفیق سلمہا کی بی ایڈ کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ● مکرم عبد القدوس صاحب فاروقی جے پور مد اعانت بدر میں پانچ روپے ادا کر کے اپنی بچی کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● مکرم منیر الدین صاحب موضع ہسری (رانچی) اپنے بیٹے عزیز محمد احمد کی امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ● مکرم ارشاد کرشن صاحب بٹ ساکن شورت (کشمیر) بچاں یو سی کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور کامل صحت و شفایابی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

معذرت اور درخواستِ دُعا: عزیزہ بشریٰ یوسف سلمہا نسیم باغ سرینگر نے لجنہ اماء اللہ صوبہ کشمیر کے پہلے جلسہ سالانہ منعقدہ رشی نگر کے موقعہ پر شاندار تقریر کی تھی (اور دوسرے نمبر سے سرفراز ہوئی تھیں) ان کا نام رپورٹ میں درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ عزیزہ کی نمایاں ترقیات کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجزؔ ناظر تعلیم و جائیداد کو صدمہ

افسوس! آپکی اہلیہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

قادیان - ۳۱ر فتح (دسمبر) - افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ (بنت محترم ملک محمد طفیل صاحب مرحوم ٹمبر مرچنٹ لاہور) اہلیہ محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجزؔ ناظر جائیداد و تعلیم و حال قائم مقام ناظر اعلیٰ مورخہ ۳۰/۳۱ دسمبر کی درمیانی رات بوقت تین بجے قادیان میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون -

محترمہ مرحومہ پر عرصہ قریباً اڑھائی تین سال قبل فالج کا حملہ ہوا تھا۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور فوری طبی امداد بہم پہنچانے کی وجہ سے آپ صحتیاب ہوگئی تھیں۔ شوگر کی پرانی مریضہ تھیں۔ دو روز قبل سانس کی تکلیف شروع ہوئی۔ مقامی ڈاکٹروں کو دکھایا گیا اور حتی المقدور علاج معالجہ کیا گیا آکسیجن بھی دی گئی۔ پروگرام کے مطابق اگلے روز علاج کی غرض سے امرتسر لے جانا تھا۔ مگر تقدیرِ الٰہی غالب آئی اور مرحومہ رات ہی اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔ مرحومہ کی وفات کے سانحہ پر مورخہ ۸۱/۱۲/۳۱ کو صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ادارہ جات بند رہے۔ بعد نماز ظہر بوقت دو بجے صحن مدرسہ احمدیہ میں کثیر التعداد احباب کی معیت میں محترم ملک صلاح الدین صاحب قائم مقام امیر مقامی نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ چونکہ موصیہ تھیں۔ اس لئے مقبرہ بہشتی کے قطعہ نمبرا میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم قائم مقام امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کرائی۔

آپ مئی ۱۹۳۴ء میں محترم عاجزؔ صاحب کے عقد میں آئی تھیں۔ ملکی تقسیم کے بعد [illegible] ۳۱۳ درویشوں میں رہ گئے تھے) حالات سازگار ہونے پر ۱۹۵۱ء میں فیملیز کے سب سے پہلے قافلہ میں آپ بھی قادیان آئیں۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ دعاگو، ملنسار اور بہت سی دوسری خوبیوں کی حامل بزرگ خاتون تھیں۔

مرحومہ کی اولاد میں سے مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بی ایم نثار احمد صاحب بنگلور۔ مکرمہ ... صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حنیف صاحب حال مقیم سعودی عرب۔ مکرم عبد الکریم صاحب صالح حال مقیم لندن۔ مکرم عبد المتین صاحب حال مقیم سعودی عرب اور مکرم عبد الحفیظ صاحب بی۔ اے قادیان ہیں۔ اسی طرح مرحومہ کے ایک بھائی لندن میں مقیم ہیں جبکہ دو بھائی اور دو بہنیں پاکستان میں مقیم ہیں۔ حالات کی مجبوری کے باعث وفات کے وقت مرحومہ کے صرف چھوٹے بیٹے مکرم عبد الحفیظ صاحب ہی پاس تھے۔ باقی اولاد اور رشتہ داروں میں سے کوئی بھی اس موقعہ پر نہ پہنچ سکا۔

ادارہ بدر اس سانحہ پر محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجزؔ ناظر جائیداد و تعلیم صدر انجمن احمدیہ و قائم مقام ناظر اعلیٰ اور آپ کے جملہ افرادِ خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں بلندیٔ درجات سے نوازے اور غمزدہ پسماندگان کو اپنے فضل سے صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۞

(اِدارہ)

نادر و نایاب کتب اور اہم تاریخی تصاویر

مندرجہ ذیل نادر و نایاب کتب اور اہم تاریخی تصاویر ہمارے ہاں دستیاب ہیں۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں:-

- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا گجراتی و مرہٹی ترجمہ۔
- حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف "پیغامِ احمدیت" کا فارسی و گجراتی ترجمہ۔
- حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضؓ کی کتاب "حیاتِ احمد علیہ السلام" کی مکمل جلدیں اور معارف القرآن کے متعلق لکھی گئی جملہ کتب۔
- حضرت سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحبؓ کی انگریزی اور اردو کتب کا مکمل سیٹ۔
- جماعت کی اہم تاریخی تصاویر کا قیمتی ذخیرہ جس میں سے ۱۹۳۹ء سے ۱۹۸۰ء تک کے عرصہ پر مشتمل تصاویر کی پہلی فہرست شائع کر دی گئی ہے۔ ضرورتمند احباب دو روپے کا پوسٹل آرڈر بھجوا کر یہ فہرست حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ قیمتی ذخیرہ احمدیت کی نئی نسل کو بزرگان سلسلہ کے نورانی چہروں سے متعارف کرانے کے علاوہ تبلیغ کا بھی ایک مفید ذریعہ ہے۔

یوسف احمد الٰہ دین سیکرٹری انجمن ترقیٔ اسلام

الٰہ دین بلڈنگ۔ سکندر آباد (آندھرا)

Regd. No. P/G D P 3 — Registered with the registrar of news papers for India at No R N 61/57 — Phone No. 35

SIRAT-UN-NABI NUMBER

The Weekly BADR Qadian 143516

Editor-Khurshid Ahmad Anwar

Sub Editor—Jawaid Ipbal Akhtar — PRICE Rs. 1/-

VOL No. 31 I 10th, RABIULAWAL 1402 * 7th, SULHA 1361 * 7th, JANUARY 1982, ISSUE No.1